روزنامہ
آج کا انقلاب
معاون بانی: مرحوم سالار احمد اعجاز
یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
آپ کا اخبار سچائی کے ساتھ
Aaj Ka Inqalab
Postal Register No:- KA/SK/SMG/1276/2025-2027

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga, Chikmagalore, Davangere, Haveri, Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed | صفحات:- 6 | ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ | جمعہ ۱۳ مارچ ۲۰۲۶ | Rs.4.00, ماہانہ 100 روپے | Shimoga | Vol:- 12/ Issue:-231 | Friday 13th March 2026

نریندر بھی غائب، سلینڈر بھی غائب!

ایل پی جی بحران پر اپوزیشن کا پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج، نعرے بازی، گیس کی ملک بھر میں قلت، لمبی قطاریں، بلیک مارکیٹنگ عروج پر، حکومت کا صورتحال سے نپٹنے کیلئے اقدام کا اعلان

دہلی۔ ۱۲ر مارچ: ملک میں گھریلو گیس سلنڈروں کی قلت اور بڑھتی قیمتوں کے درمیان سیاسی ماحول بھی گرم ہوگیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے موجودہ حالات کے پیش نظر مرکزی وزراء کو واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ عوام کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھیں، تاکہ کسی قسم کی افواہوں اور غلط فہمیوں کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ این ڈی ٹی وی پر شائع خبر کے مطابق ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیر اعظم نے کہا کہ یہ وقت عوام کے درمیان رہنے اور زمینی صورتحال پر نظر رکھنے کا ہے۔ انہوں نے وزراء سے کہا کہ وہ لوگوں کو حقیقی صورتحال سے آگاہ کریں اور ان کی تشویشات سنیں۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر یقین دلایا کہ ملک کی تیاریاں مضبوط ہیں اور بھارت اپنے کئی پڑوسی ممالک سمیت متعدد ملکوں کے مقابلے میں بہتر حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بحران صرف ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ عالمی سطح کا چیلنج ہے، اس لیے حالات کو بین الاقوامی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ دوسری جانب پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن جماعتوں نے گیس سلنڈر بحران کے خلاف احتجاج کیا۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے 'نریندر بھی غائب، سلینڈر بھی غائب' کے نعرے لگاتے ہوئے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ اپوزیشن رہنما راہل گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم عوام سے گھبرانے کی بات نہ کرنے کو کہہ رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت خود دباؤ میں دکھائی دے رہی ہے۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ آنے والے وقت میں ایندھن کا بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے کیونکہ ملک کی توانائی سلامتی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے حکومت کی خارجہ پالیسی کو اس صورتحال کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ اگر فوری تیاری نہ کی گئی تو کروڑوں لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کانگریس رہنما پرینکا گاندھی نے بھی کہا کہ امید ہے حکومت کا دعویٰ درست ثابت ہو، لیکن زمینی حالات اس کے برعکس نظر آرہے ہیں۔ ادھر ایوان بالا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے بھی اس مسئلے کو اٹھایا اور اس پر تفصیلی بحث کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے کہا کہ ایسے اہم مسئلے پر پارلیمنٹ میں کھلی بحث ہونی چاہیے تاکہ حکومت عوام کو اعتماد میں لے سکے۔ ان کے مطابق ملک کے کئی حصوں میں گیس سلنڈروں کے لیے طویل قطاریں لگ رہی ہیں اور قیمتوں میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ ادھر ملک کے مختلف علاقوں سے گیس سلنڈروں کی قلت کی اطلاعات مسلسل موصول ہورہی ہیں۔ کئی شہروں میں لوگ گیس ایجنسیوں کے باہر گھنٹوں قطاروں میں کھڑے رہنے پر مجبور ہیں، جبکہ بلیک مارکیٹ میں سلنڈر دگنی قیمت پر فروخت ہونے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ بعض علاقوں میں نو سو روپے کے آس پاس ملنے والا گھریلو سلنڈر سترہ سو سے اٹھارہ سو روپے تک فروخت کیا جا رہا ہے، جبکہ تجارتی سلنڈر کی قیمت چار ہزار روپے تک پہنچ گئی ہے۔ گیس کی کمی کے باعث کئی ہوٹلوں اور ڈھابوں نے متبادل انتظامات شروع کر دیے ہیں اور بعض جگہوں پر بجلی کے چولہوں کی مانگ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت تیل کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو گیس کی سپلائی کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس کے علاوہ ضروری اشیاء سے متعلق قانون نافذ کرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کے خلاف کارروائی تیز کر دی گئی ہے۔ حکومت نے گیس سلنڈر کی بکنگ کے قواعد میں بھی تبدیلی کی ہے۔ نئے ضابطے کے مطابق ایک سلنڈر کی ترسیل کے بعد اگلا سلنڈر پچیس دن بعد ہی بک کیا جاسکے گا۔ اس کے ساتھ ہی ترسیل کے وقت شناختی تصدیق کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق گیس کی سپلائی متاثر ہونے کی بڑی وجہ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی ہے، جس کے باعث خلیج فارس اور بحیرہ عرب کو ملانے والا اہم سمندری راستہ غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ اسی راستے سے دنیا کی بڑی مقدار میں تیل اور گیس کی ترسیل ہوتی ہے، جس پر جنگی حالات کے باعث شدید اثر پڑا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ حکومت متبادل ذرائع سے توانائی کی سپلائی بڑھانے کے امکانات پر غور کر رہی ہے اور امید ہے کہ عالمی سطح پر جاری کوششوں کے بعد جلد حالات میں بہتری آئے گی۔

ملک بھر میں ایل پی جی کی قلت، انڈکشن اور الیکٹرک چولہوں کی مانگ اور قیمتوں میں اضافہ

نئی دہلی: ملک کے مختلف حصوں میں ایل پی جی گیس سلنڈروں کی قلت کے باعث عوام کو شدید

مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گیس کی سپلائی متاثر ہونے کے بعد بڑی تعداد میں لوگ متبادل کے طور پر انڈکشن چولہے اور الیکٹرک اسٹو کا استعمال کرنے لگے ہیں، جس کے نتیجے میں ان مصنوعات کی مانگ میں اچانک اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ آن لائن بزنس کرنے والی کئی بڑی کمپنیاں اپنی ویب سائٹس اور ایپلیکیشنز پر انڈکشن اسٹو اور الیکٹرک چولہوں کو آؤٹ آف اسٹاک دکھا رہی ہیں۔ خریداروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث اسٹاک تیزی سے ختم ہورہا ہے اور کئی شہروں میں دکانوں پر بھی ان مصنوعات کی مانگ نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق موجودہ بین الاقوامی کشیدگی اور جنگی حالات کے باعث ایل پی جی کی عالمی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ اس صورتحال کا اثر بھارت سمیت کئی ممالک میں محسوس کیا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں گیس سلنڈروں کی دستیابی کم ہوگئی ہے اور صارفین کو بکنگ کے بعد بھی طویل انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ بازار کے تاجروں کا کہنا ہے کہ گزشتہ مہینے تک عام انڈکشن اسٹو تقریباً 1500 سے 2000 روپے کے درمیان فروخت ہورہا تھا، لیکن اچانک مانگ بڑھنے کے بعد اسی نوعیت کے انڈکشن چولہے اس مہینے 2200 سے 3000 روپے یا اس سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت ہورہے ہیں۔ بعض معروف کمپنیوں کے ماڈلز کی قیمت 2000 سے 3800 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ گھریلو خواتین اور شہریوں کا کہنا ہے کہ گیس سلنڈر وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے انہیں روزمرہ کھانا پکانے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سے لوگ فوری حل کے طور پر الیکٹرک چولہوں اور انڈکشن ککر کی طرف رخ کر رہے ہیں۔ تاجروں کے مطابق گزشتہ چند دنوں میں انڈکشن چولہوں کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو آنے والے دنوں میں ان مصنوعات کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے اور بازار میں ان کی کمی بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حکومت کو ایل پی جی کی سپلائی بحال کرنے کے لیے فوری اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات کو کم کیا جاسکے اور گھریلو ایندھن کی فراہمی دوبارہ معمول پر آسکے۔

راہل کی تقریر پر لوک سبھا میں ہنگامہ، اپوزیشن لیڈر کا حکومت پر سخت حملہ

دہلی۔ ۱۲ر مارچ: لوک سبھا میں جمعرات کو ملک میں مبینہ ایل پی جی بحران کے مسئلے پر زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا جب قائدِ حزب اختلاف راہل گاندھی نے حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے توانائی کی سلامتی کے معاملے پر سخت سوالات اٹھائے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں گیس کے بحران کی یہ صرف شروعات ہے اور اس کے اثرات اب واضح طور پر نظر آنے لگے ہیں۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ کئی ریستوران بند ہونے لگے ہیں، سڑک کنارے کاروبار کرنے والے افراد متاثر ہو رہے ہیں اور گیس سلنڈروں کو لے کر عوام میں گھبراہٹ پائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کی بنیاد اس کی توانائی کی سلامتی ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بیرونی طاقت یہ طے کرے کہ بھارت کس ملک سے تیل یا گیس خرید سکتا ہے تو یہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے۔ راہل گاندھی کے اس بیان پر ایوان میں ہنگامہ شروع ہوگیا۔ اسپیکر نے انہیں ٹوکتے ہوئے کہا کہ جس موضوع پر نوٹس دیا گیا ہے اسی پر بات کی جائے اور ایوان کے قواعد کی پابندی کی جائے۔ اسپیکر کی مداخلت کے باوجود اپوزیشن ارکان نے شور شرابہ جاری رکھا جس کے بعد ایوان کی کارروائی کچھ دیر کے لیے متاثر ہوئی۔ بعد ازاں مرکزی وزیر پٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری نے حکومت کا موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں خام تیل اور گیس کی سپلائی محفوظ ہے اور کسی قسم کے بحران کی بات درست نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت کو کینیڈا، ناروے اور روس سمیت مختلف ممالک سے ایندھن کی فراہمی جاری ہے جبکہ ایل پی جی کی پیداوار میں تقریباً 28 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

اسلام کے قانون وراثت میں تبدیلی کا مطالبہ ایک شرانگیزی: ایسا کرنا مذہبی آزادی کے بنیادی و دستوری حق کے منافی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ عدالت عظمیٰ میں ایک غیر معروف تنظیم نیا ناری فاؤنڈیشن کی جانب سے کئے گئے اس شرانگیز مطالبہ کو کہ اسلام کے قانون وراثت کو کالعدم قرار دیا جائے، اس لئے کہ وہ مسلم خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے کو غلط اور مذہبی آزادی کی آئینی دفعہ 25 کے منافی سمجھتا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک پریس بیان میں کہا کہ بمبئی ہائی کورٹ نے نارسوا یاماپی کیس کے اپنے مشہور فیصلہ میں واضح طور پر کہا تھا کہ پرسنل لاز کو آئینی جانچ کے دائرے میں نہیں لایا جاسکتا۔ اسی طرح یہ کہنا کہ اسلام کا قانون وراثت لازمی مذہبی عمل Essential Relgious Practice نہیں ہے، شریعت کے عائلی قوانین کی مذہبی حیثیت سے لاعلمی کا مظہر ہے۔ اسلام کے عائلی قوانین براہ راست قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں اور اس پر سختی سے عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ کہ اسلام کے وراثتی قوانین میں مسلم خواتین کے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے، دراصل قانون شریعت کی مصلحت اور حکمت سے عدم واقفیت ہے۔ اسلام وہ دین ہے، جس نے مرد اور عورت کو برابری کا درجہ دیا اور ان کے حقوق و ذمہ داریاں متعین کیں۔ عورت کے نان ونفقہ اور گھر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی اور عورت کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ عورت نے اپنے ماں باپ سے وراثت میں جو کچھ حاصل کیا ہو یا وہ کوئی ملازمت کرتی ہو، اس صورت میں بھی اس پر گھر چلانے کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ذاتی آمدنی کو اپنے طور پر آزادانہ خرچ بھی کرسکتی ہے۔ اس کے باوجود اسے وراثت میں آدھے حصہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ بورڈ کے ترجمان نے آگے کہا کہ عورت کی کئی ایسی حیثیتیں ہیں جس میں کبھی اس کو مرد کے برابر کبھی مرد سے زیادہ اور کبھی صرف عورت کو ہی حصہ ملتا ہے۔ اسلام کا قانون فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اسلام نے عورت کا اس وقت حق تسلیم کیا جب وہ کوئی قابل ذکر شئے ہی نہیں سمجھی جاتی تھی۔ انہوں نے آگے کہا کہ چیف جسٹس آف انڈیا کا یہ کہنا کہ اس کا جواب صرف یونیفارم سول کوڈ ہے، دراصل عدالت عظمیٰ کے سابقہ مشاہدات کو دہرانا ہے۔ دستور کے باب IV کی دفعہ 44 صرف ایک اصولی ہدایت ہے اور دستور کے معماروں نے یہ واضح کر دیا تھا کہ اسے مسلمانوں کی مرضی کے بغیر ان پر نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ دستور کے بنیادی حقوق کی دفعہ 25 سے راست متصادم ہے۔ جہاں تک ریاست اتراکھنڈ کا یونیفارم سول کوڈ ہے وہ غیر قانونی، غیر دستوری اور غیر حکیمانہ ہے اور مسلم پرسنل لا بورڈ اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کر چکا ہے۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ دراصل اسلام کے قانون وراثت کو غیر عادلانہ اور مسلم خواتین کے ساتھ امتیاز پر مبنی کہہ کر قانون شریعت میں مداخلت کا راستہ ہموار کرنے کا ایک بہانہ ہے، ہندوستانی مسلمان اسے ہرگز بھی برداشت نہیں کریں گے۔

اسلامی قانونِ وراثت چیلنج ناقابلِ قبول: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی۔ ۱۲ر دسمبر: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے عدالتِ عظمیٰ میں ایک تنظیم کی جانب سے اسلامی قانونِ وراثت کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کو شرانگیز اور آئین کی مذہبی آزادی سے متعلق دفعہ 25 کے منافی قرار دیا ہے۔ بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا کہ اسلامی عائلی قوانین براہِ راست قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں اور مسلمانوں کے لیے ان پر عمل لازم ہے، اس لیے انہیں آئینی جانچ کے دائرے میں نہیں لایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے قانونِ وراثت کو خواتین کے ساتھ امتیاز پر مبنی قرار دینا شریعت کی حکمت سے ناواقفیت ہے۔ اسلام نے عورت کو واضح حقوق دیے ہیں جبکہ اس پر گھریلو اخراجات کی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی۔ اس کے باوجود اسے وراثت میں حصہ دیا گیا ہے اور بعض حالات میں عورت کو مرد کے برابر یا اس سے زیادہ بھی حصہ ملتا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ یکساں سول کوڈ کا نفاذ مسلمانوں کی مرضی کے بغیر ممکن نہیں اور یہ آئین کی دفعہ 25 سے متصادم ہوگا۔ انہوں نے عدالتِ عظمیٰ سے مطالبہ کیا کہ اسلامی قانونِ وراثت میں تبدیلی کی درخواست کو مسترد کیا جائے۔

کرناٹک میں تنخواہوں اور پنشن کے اخراجات میں بڑا اضافہ متوقع

بنگلورو: کرناٹک حکومت کے درمیانی مدتی مالیاتی اندازے کے مطابق ریاست میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، پنشن اور سود کی ادائیگی جیسے لازمی اخراجات میں آئندہ چند برسوں میں نمایاں اضافہ ہونے کا امکان ہے، جس سے ریاست کی مالیاتی صورتحال پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق سال 27-2026 میں لازمی اخراجات تقریباً 1.86 لاکھ کروڑ روپے ہوں گے، جو بڑھ کر سال 30-2029 تک تقریباً 2.44 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ سکتے ہیں۔ مالیاتی ماہرین کے مطابق ان اخراجات میں اضافہ ہونے سے ترقیاتی اور سرمایہ جاتی منصوبوں کے لیے دستیاب مالی وسائل کم ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے حکومت کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اخراجات کے درمیان توازن برقرار رکھے۔ یہ بات 2026 سے 2030 تک کے درمیانی مدتی مالیاتی اندازے میں بیان کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں مجوزہ نظر ثانی اور اس کے نتیجے میں پنشن میں اضافہ ہر مالی سال میں اخراجات کو بڑھا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سال 27-2026 میں حکومت کی جانب سے نئی بھرتیوں کے امکانات بھی ظاہر کیے گئے ہیں، جس سے اخراجات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ اندازے میں کہا گیا ہے کہ ملازمین کے مفادات کا تحفظ اور عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ان اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہے، تاہم اس کا اثر ریاست کی مالی حالت پر پڑ سکتا ہے اور ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز محدود ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب ریاستی حکومت کے ریونیو اخراجات میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سال 27-2026 میں تقریباً 3.38 لاکھ کروڑ روپے کا ریونیو خرچ متوقع ہے، جو سال 30-2029 کے اختتام تک بڑھ کر تقریباً 4.23 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق لازمی اخراجات میں اضافہ ہی ریونیو خرچ بڑھنے کی بڑی وجہ ہے۔ اس کے علاوہ سماجی تحفظ کی پنشن اور مختلف امدادی اسکیموں پر بڑھتے ہوئے اخراجات بھی اس میں شامل ہیں۔ درمیانی مدتی مالیاتی اندازے میں حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ گارنٹی اسکیموں سمیت مختلف امدادی اور سماجی تحفظ کی اسکیموں کا ازسرنو جائزہ لیا جائے۔ رپورٹ کے مطابق پسماندہ اور محروم طبقات کو سماجی تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے، لیکن امدادی اسکیموں کو دانشمندی کے ساتھ نافذ کرنا بھی اہم ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر امدادی اسکیموں کا باقاعدہ جائزہ نہ لیا جائے تو یہ ریاست کے مالی وسائل کو محدود کرسکتی ہیں۔ اسی لیے طویل مدتی مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے ان اسکیموں کی ازسرنو منصوبہ بندی ضروری ہے۔ اندازے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر انتخابی مواقع پر نئی فلاحی اسکیموں کا اعلان کیا جاتا ہے تو ریاست کی مالی حالت اور مالیاتی نظم وضبط کو برقرار رکھنا حکومت کے لیے ایک بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔

کرناٹک اسٹیٹ حج کمیٹی کے انتظامات پر تشویش، عازمینِ حج کو مشکلات کا سامنا

بنگلورو:۔ کرناٹک اسٹیٹ حج کمیٹی کی جانب سے حج 2026 کے انتظامات کو لے کر عازمینِ حج اور رضاکاروں کے درمیان شدید تشویش پائی جارہی ہے۔ مختلف حلقوں کی جانب سے یہ شکایات سامنے آرہی ہیں کہ موجودہ انتظامی طریقہ کار سے عازمین کو سہولت فراہم کرنے کے بجائے کئی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حج کمیٹی کے بعض عہدیداران اور عملہ کا رویہ مایوس کن بتایا جا رہا ہے۔ عازمینِ حج اور رضاکاروں کا کہنا ہے کہ حج کمیٹی کے ذمہ داران کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انہیں عازمین کی خدمت کے لیے مقرر کیا گیا ہے، نہ کہ عازمین یا رضاکاروں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے جیسے وہ ان کے ماتحت ہوں۔ ایک اور اہم مسئلہ شفافیت اور باہمی رابطے کی کمی بتایا جارہا ہے۔ ریاستی سطح پر منتخب کیے گئے حج انسپکٹرز اور سرکاری حج ٹرینرز، جن کی ذمہ داری عازمین کی رہنمائی اور مدد کرنا ہے، انہیں اہم معلومات اور عازمین سے متعلق ضروری ڈیٹا فراہم نہیں کیا جارہا۔ ذرائع کے مطابق معلومات صرف چند مخصوص افراد تک محدود رکھی جارہی ہیں جس کے باعث زمینی سطح پر الجھن اور بدانتظامی پیدا ہو رہی ہے۔ اس وقت کئی عازمینِ حج کو میڈیکل اسکریننگ اور صحت کے معائنے کے مراحل میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ توقع کی جارہی تھی کہ اس عمل کو منظم اور عازمین کے لیے آسان بنایا جائے گا، مگر مناسب رہنمائی اور رابطے کی کمی کی وجہ سے کئی افراد پریشانی میں مبتلا ہیں۔ مختلف سماجی و مذہبی حلقوں نے کہا ہے کہ قیادت کو ان مسائل کے حل پر توجہ دینی چاہیے اور عازمین کو بہتر سہولتیں فراہم کرنی چاہئیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حج کی خدمت صرف تشہیر یا میڈیا میں نظر آنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مقدس ذمہ داری ہے جسے اخلاص، دیانت اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ ذرائع کے مطابق عازمین کو میڈیکل اسکریننگ اور صحت کے معائنے پر ہونے والے اخراجات پر کوئی اعتراض نہیں ہے، تاہم ان کا مطالبہ ہے کہ حج کمیٹی اس پورے نظام کو بہتر اور منظم بنانے کے لیے فوری اور سنجیدہ اقدامات کرے تاکہ عازمین اپنی مقدس عبادت سکون اور وقار کے ساتھ انجام دے سکیں۔

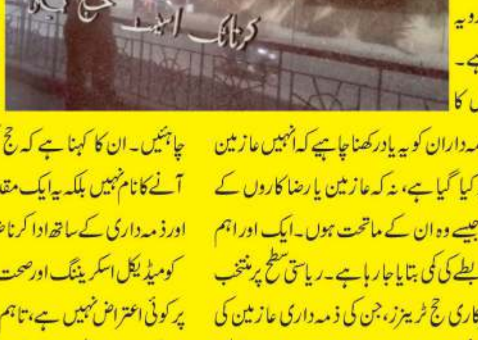

عبدالفیاض نور احمد پاٹیل ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے سرفراز

باویری:۔(عبدالرشید اکی):۔ باویری تعلقہ کولور گاؤں کے عبدالفیاض بن نور احمد پاٹیل کو کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ کے شعبہ یم بی اے میں کامیابی حاصل کی ہے، ساتھ ہی مینجمنٹ

KARNATAK UNIVERSITY, DHARWAD
"University with Potential for Excellence"
NOTIFICATION
DECLARATION OF RESULT OF DOCTOR OF PHILOSOPHY
Sri. Abdul Fayyaz N. Patil

(فینانس) میں ریسرچ کرتے ہوئے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرکے ایک اہم تعلیمی سنگ میل عبور کرلیا ہے۔ یہ کامیابی اس اعتبار سے نہایت اہم سمجھی جاری ہے کہ اردو میڈیم میں تعلیم حاصل کرنے والے مسلم طلباء نے پی ایچ ڈی حاصل کی ہے جو قابل فخر ہے نہ صرف محب اردو اور اردو اساتذہ، مسلم سماج بلکہ مجموعی طور پر تعلیمی میدان میں ایک خوش آئند پیش رفعت ہے. عبدالفیاض اپنی مسلسل محنت، یکسوئی اور علمی جستجو کے ذریعے اپنے والد نور احمد پاٹیل وظیفہ یاب میر معلم، والدہ فاطمہ بیگم پاٹیل وظیفہ یاب میر معلمہ، گائیڈ پروفیسر ڈاکٹر شیوپا کے ذریعے اے سٹڈی آن فنٹیک ڈینامکس ان ڈیجیٹل فائنانشیل انکلوجن مضمون پر تحقیق کے لیے کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ نے پی ایچ ڈی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ان کی تحقیق کو اردو اساتذہ اور ماہرین مضمون کی جانب سے سراہا ہے انکی کامیابی آپکے خاندان، احباب اور ریاست بھر کے لیے باعث فخر ہے دعا ہے کہ علم و دانش کا یہ چراغ آپکے ہاتھوں میں مزید روشن ہو اور آپکی صلاحیتیں معاشرے میں عدل، فہم اور خیر کے فروغ کا ذریعہ بنیں۔ اس ضمن میں دھارواڑ ضلع کے اردو ای سی او محمد زبیر کھنڈ ونائیک، باویری کے اردو ای سی او امیر باشاہ، صوبائی میوا تنظیم کے صدر سلیم پنچمی، باویری ضلع کراٹا تنظیم کے صدر ریاض احمد کند گول، صوبائی جوائنٹ سکریٹری محمد فاروق اکی، وظیفہ یاب میر معلم، فاروق سونور، یم یم مجاور، اے، بی بیجاپور، اختر زماں نائیک، عبدالکریم محسن معلم، محمد یعقوب کلے دیور، مّلا جناب، محمد رفیع ملور، اردو اساتذہ، شاعر چیکرور، پاٹیل برادران نے مبارکباد پیش کی ہے اور خوشی ظاہر کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ واضح ہو کہ عبدالفیاض گلوبل بزنس اسکول ہبلی میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر کام انجام دے رہے ہیں۔

ہرمز سے ہندوستانی جہازوں کو گزرنے کی اجازت؟: جے شنکر اور عراقچی کی گفتگو کے بعد سعودی عرب سے خام تیل لے کر آنے ٹینکر بحفاظت ممبئی پہنچ گیا

دہلی۔ ۱۲ر مارچ: امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ آج تیرہویں دن میں داخل ہو گئی ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں اس کشیدگی کے دوران بھارت اور ایران کے وزرائے خارجہ کے درمیان گزشتہ چند دنوں میں تین مرتبہ بات چیت ہو چکی ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعرات کو ایک پریس کانفرنس میں یہ معلومات دی۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا ایران نے بھارت جانے والے جہازوں کو اجازت دے دی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس بارے میں فی الحال کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ حالیہ بات چیت میں سمندری جہاز رانی کی سلامتی اور بھارت کی توانائی کی سکیورٹی سے متعلق امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وزارتِ خارجہ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ بھارت نے ایران کے مرحوم رہنما آیت اللہ علی خامنہ ای کو خراجِ عقیدت پیش کیا تھا۔ وزارت کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بتایا کہ 5 مارچ کو خارجہ سکریٹری نے تہران کے سفارت خانے جا کر تعزیتی رجسٹر پر دستخط کیے تھے۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی کے درمیان بھارت کے لیے بڑی راحت کی خبر سامنے آئی ہے۔ سعودی عرب سے خام تیل لے کر آنے والا بھارتی ٹینکر شین لونگ خطرناک سمندری راستہ عبور کرتے ہوئے بحفاظت ممبئی بندرگاہ پہنچ گیا۔ اسے بھارت کی سفارتی کامیابی قرار دیا جارہا ہے کیونکہ حالیہ کشیدگی کے باعث آبنائے ہرمز عالمی سطح پر ایک حساس سمندری راستہ بن چکی ہے۔ اطلاعات کے مطابق بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کے درمیان حالیہ گفتگو کے بعد بھارتی جہازوں کے لیے راستہ ہموار ہوا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ایران نے بھارتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے نرم موقف اختیار کیا، جس کے نتیجے میں بھارتی ٹینکر اس علاقے سے محفوظ گزرنے میں کامیاب رہا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ ٹینکر تقریباً ایک لاکھ پینتیس ہزار میٹرک ٹن خام تیل لے کر ممبئی پہنچا ہے۔ اس پیش رفت سے نہ صرف بھارت کی توانائی سپلائی کے حوالے سے خدشات کم ہوئے ہیں بلکہ یہ سفارتی سطح پر بھی اہم کامیابی سمجھی جارہی ہے۔ حکام کے مطابق خطے میں کشیدگی ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی اور بھارتی پرچم بردار کئی جہاز اب بھی اس علاقے کے قریب موجود ہیں۔ حکومت ان جہازوں کی سلامتی کے لیے مسلسل سفارتی رابطے قائم رکھے ہوئے ہے تاکہ توانائی کی سپلائی متاثر نہ ہو اور بھارتی مفادات محفوظ رہیں۔

بھٹکل میں رمضان کے آخری عشرہ کی رونقیں، مساجد میں معتکفین کی بڑی تعداد

بھٹکل (فکروخبر نیوز) رمضان المبارک کے آخری عشرے کو خصوصی فضیلت حاصل ہے، کیونکہ اسی عشرے میں وہ بابرکت رات آتی ہے جو ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دی گئی ہے۔ اس عظیم رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔ اسی مقدس رات کی تلاش اور عبادت کے شوق میں حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال مسجد نبوی میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی اسی سنت کی پیروی کرتے ہوئے دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا اہتمام کرتے ہیں۔ بھٹکل میں بھی ہر سال کی طرح اس مرتبہ مختلف مساجد میں اعتکاف کا اہتمام کیا گیا ہے، جہاں بڑی تعداد میں لوگ عبادت اور ذکر و اذکار میں مصروف ہیں۔ جامع مسجد بھٹکل کے علاوہ دیگر جمعہ مساجد اور محلوں کی مساجد میں بھی معتکفین کی نمایاں تعداد دیکھی جا رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس سال بھی سب سے زیادہ معتکفین جامع مسجد میں ہیں، جبکہ خلیفہ جامع مسجد، مسجد تنظیم نوائط کالونی، مدینہ جمعہ مسجد، جمعہ مسجد نور اور مخدومیہ جمعہ مسجد سمیت دیگر وقتیہ مساجد میں بھی بڑی تعداد میں افراد اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دس دن کے مکمل اعتکاف کے علاوہ رات کے اعتکاف کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے، جس میں نوجوانوں اور بزرگوں کی بڑی تعداد شریک ہو رہی ہے۔ اس طرح بھٹکل کی مساجد عبادت گزاروں سے آباد ہو گئی ہیں اور رات بھر تلاوتِ قرآن، ذکر و دعا اور نوافل کی ادائیگی سے روحانی ماحول قائم ہے۔

کرناٹک میں فرسٹ پی یو کے پاسنگ مارکس 35 سے کم کر کے 33 فیصد

بنگلورو: کرناٹک میں فرسٹ پری یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے کم از کم پاسنگ مارکس کو 35 فیصد سے کم کر کے 33 فیصد کر دیا گیا ہے۔ محکمہ اسکولی تعلیم و خواندگی کرناٹک نے اس فیصلے کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تبدیلی موجودہ تعلیمی سال سے نافذ العمل ہوگی۔ حکام کے مطابق اس فیصلے سے تقریباً چھ لاکھ طلبہ کو فائدہ پہنچے گا جو ہر سال فرسٹ پی یو کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ محکمہ کے مطابق ایس ایس ایل سی اور پی یو سیکنڈ امتحانات کے برعکس، جہاں مرکزی سطح پر تشخیص کی جاتی ہے، فرسٹ پی یو کے جوابی پرچوں کی جانچ متعلقہ اسکول یا کالج کی سطح پر کی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ جولائی 2025 میں ریاستی حکومت نے دسویں جماعت اور پی یو سیکنڈ کے پاسنگ مارکس کو بھی 35 فیصد سے کم کر کے 33 فیصد کر دیا تھا، جو مارچ 2026 کے امتحانات سے نافذ ہوا۔ اس اقدام کا مقصد ریاست کے گریڈنگ سسٹم کو قومی تعلیمی بورڈز، خصوصاً سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (CBSE) کے معیار کے مطابق بنانا بتایا گیا تھا۔ محکمہ کے تازہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ فرسٹ پی یو میں بھی کم از کم پاس فیصد کو 33 کرنے کا فیصلہ تشخیصی نظام میں یکسانیت برقرار رکھنے اور طلبہ کے لیے تعلیمی معیار کو ہم آہنگ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے تحت کرناٹک پری یونیورسٹی امتحان (تشخیص کا طریقہ) قواعد 2025 میں ترمیم کی جائے گی۔ محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر بھرت ایس نے کہا کہ چونکہ پی یو سیکنڈ کے لیے پاس فیصد 33 مقرر کیا گیا ہے، اسی طرز کو فرسٹ پی یو کے لیے بھی اپنایا جارہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فرسٹ پی یو کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور نتائج کا اعلان 31 مارچ تک متوقع ہے۔ دوسری جانب اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کرناٹک اسٹیٹ پری یونیورسٹی کالج لیکچررس ایسوسی ایشن کے صدر نینگ گوڈا اے ایچ نے کہا کہ یہ قدم مختلف تعلیمی بورڈز کے طلبہ کے درمیان برابری کا ماحول پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

کینسر کے مریض کو ریاستی وقف کونسل کی جانب سے تعاوّن

چنگیری (الطاف رضوی):۔ تعلقہ کے قصبہ آلور کے سبحان صاحب کی زوجہ سیما بانو جو کینسر کے مرض کا شکار ہیں ان کے علاج کے لئے ریاستی وقف کونسل کی جانب سے 75 ہزار روپئے تعاوّن کیا گیا ریاستی وقف کونسل رکن عبدالغنی طاہر نے 75 ہزار روپیئے کا چیک اُن کے حوالے کیا۔

آندھرا پردیش: ملاوٹ والے دودھ سے ہلاکتیں بڑھ کر 13 ہوگئیں

راج مہندراورم:۔ آندھرا پردیش کے مشرقی گوداوری ضلع میں مشکوک طور پر ملاوٹ شدہ دودھ پینے کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 13 ہو گئی ہے، جبکہ سات دیگر افراد کا علاج راج مہندراورم کے اسپتالوں میں جاری ہے، ایک اہلکار نے جمعرات کو بتایا۔ صحت کے محکمہ کے مطابق، یہ معاملہ سب سے پہلے 22 فروری کو سامنے آیا تھا جب کئی بزرگ افراد کو پیشاب نہ آنے، قے، پیٹ درد اور دیگر مسائل کی شکایت پر اسپتال داخل کرایا گیا۔ لالاچرو وو کے چودیشورنگر اور سوروپ نگر کے رہائشی مبینہ طور پر ملاوٹ شدہ دودھ پینے کے بعد بیمار ہوئے۔ اہلکار نے کہا کہ مشرقی گوداوری ضلع میں مشکوک ملاوٹ شدہ دودھ کے معاملے میں ہلاک شدگان کی تعداد بڑھ کر 13 ہوگئی ہے اور سات افراد کا علاج راج مہندراورم کے اسپتالوں میں جاری ہے۔ اختصاصی حکام نے کہا کہ وبا کے مطالعے سے حاصل شواہد دودھ میں ملاوٹ کو ممکنہ سبب کے طور پر ظاہر کرتے ہیں اور مختلف محکموں نے اس معاملے میں ہم آہنگ کارروائی شروع کر دی ہے۔ ابتدائی طبی جانچ میں خون میں یوریا اور سیریم کریاٹینن کی سطح میں اضافہ پایا گیا، جو زہریلے مادوں کے اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دودھ کا استعمال ہی زہریلے مادوں کے سامنا ہونے کا بنیادی ذریعہ تھا۔ رپورٹ کے مطابق، کورکونڈا منڈل کے نرس پورم گاؤں میں واقع ورلکشمی ملک ڈیری 106 خاندانوں کو دودھ فراہم کرتی ہے۔ فراہمی کو فوری طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ اہلکاروں نے بتایا کہ علاقے میں ایمرجنسی طبی کیمپ قائم کیے گئے ہیں اور ڈاکٹروں و ماہرین کی ٹیم تعینات کی گئی ہے۔ ڈیری سے ضروری نمونے حاصل کیے گئے ہیں اور مشکوک دودھ فروش اڈالا گنیشوررا و(33) کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ڈیری کو سیل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

ساورکر سے متعلق بیان: راہل گاندھی کے خلاف ہتکِ عزت مقدمہ ختم

نئی دہلی/ ناسک: بھارت جوڑو یاترا کے دوران ہندوتوا نظریہ کے حامی ونایک دامودر ساورکر کے بارے میں دیے گئے بیان پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خلاف درج ہتکِ عزت کا مقدمہ ناسک کی ایک فوجداری عدالت نے ختم کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ناسک کے نربھیا فاؤنڈیشن کے صدر دیویندر بھوتڑا نے راہل گاندھی کے خلاف شکایت درج کرائی تھی۔ ان کا الزام تھا کہ 15 اور 16 جون 2022 کو مہاراشٹر کے ہنگولی اور اکولا میں منعقدہ ریلیوں کے دوران راہل گاندھی نے ساورکر کے بارے میں توہین آمیز اور ہتک آمیز بیانات دیے تھے۔ اس شکایت کی بنیاد پر پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعہ 499 (ہتکِ عزت) اور 504 (جان بوجھ کر توہین) کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ بعد ازاں ناسک کی عدالت نے ستمبر 2024 میں راہل گاندھی کو سمن جاری کیا تھا۔ بعد میں عدالت نے انہیں ضمانت دے دی اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے سماعت میں شرکت کی اجازت بھی دی گئی۔ اس دوران راہل گاندھی نے اپنے خلاف لگائے گئے تمام الزامات کو مسترد کر دیا تھا۔ عدالت نے ستمبر 2024 میں فوجداری ضابطہ کی دفعہ 202 کے تحت مقدمے کی مزید تفتیش کا حکم دیا تھا۔ پولیس کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد شکایت کنندہ نے مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کیا، جس کے بعد ٹرائل جج نے ہتکِ عزت کے مقدمے کی سماعت کو ختم کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

علاحدگی پسند رہنما شبیر احمد شاہ کو ضمانت

نئی دہلی۔ ۱۲ر مارچ: سپریم کورٹ نے کشمیری علیحدگی پسند رہنما شبیر احمد شاہ کو جمعرات کو دہشت

گردی کے مالی معاونت کے کیس میں ضمانت دے دی۔ شبیر شاہ کو اس معاملے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (NIA) نے 4 جون 2019 کو گرفتار کیا تھا۔ جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ شبیر شاہ کی ضمانت کے ساتھ کچھ سخت شرائط رکھی جائیں گی اور تفصیلی حکم بعد میں جاری کیا جائے گا۔ بنچ نے شبیر کی وکالت کرنے والے سینئر وکیل کولن گونزالویس کی دلائل سننے کے بعد یہ حکم دیا۔ NIA کی طرف سے سینئر وکیل سدھارتھ لوترہ پیش ہوئے۔ شبیر نے پچھلے سال 12 جون کو دہلی ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں انہیں ضمانت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے گزشتہ سال 4 ستمبر کو شبیر کو عارضی ضمانت دینے سے انکار کیا اور ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی ان کی پٹیشن پر NIA کو نوٹس جاری کر کے جواب طلب کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے علیحدگی پسند رہنما کو ضمانت دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ شبیر کی جانب سے اسی نوعیت کی غیر قانونی سرگرمیوں کو انجام دینے اور گواہوں کو متاثر کرنے کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا۔ NIA نے 2017 میں پتھراؤ کرنے، عوامی املاک کو نقصان پہنچانے اور حکومت کے خلاف جنگ چھڑانے کی سازش کے الزام میں 12 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ شبیر پر جموں و کشمیر میں علیحدگی پسندانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرنے کا الزام ہے۔

بلند شہر کی شیکھا کا آئی اے ایس بننے کا دعویٰ فرضی ثابت: جشن کے بعد غلطی کا اعتراف، کہا نام یکساں ہونے کی وجہ سے مغالطہ ہوا

بلندشہر۔ ۱۲ر مارچ: یوپی ایس سی سول سروس امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد یکساں نام ہونے کی وجہ سے ایسا کنفیوژن پیدا ہوگیا کہ خوشی کا ماحول غم میں تبدیل ہوگیا۔ دراصل بلند شہر کی شیکھا نے فہرست میں صرف نام دیکھ کر جشن منانا شروع کر دیا تھا۔ پھر اچانک شیکھا اور اس کے اہل خانہ کا خواب چکنا چور ہوگیا، جب پتہ چلا کہ اس نے رزلٹ دیکھنے میں غلطی کر دی تھی۔ جلد بازی میں شیکھا نے صرف اپنا نام دیکھا تھا لیکن رول نمبر چیک کرنا بھول گئی تھی، جو اس کا نہیں تھا۔ اصل میں جو شیکھا آئی اے ایس بنی وہ ہریانہ کی رہنے والی تھی۔ واضح رہے کہ 113 ویں رینک پر جس اصل شیکھا کا نام آیا ہے وہ بنیادی طور پور دہلی کی رہنے والی ہے۔ فی الحال وہ ہریانہ میں بی ڈی او یعنی بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ بلند شہر کی شیکھا کے اہل خانہ نے روہتک (ہریانہ) کی شیکھا کو فون کر افسوس کا اظہار کیا۔ یہی نہیں بلند شہر کی شیکھا نے میڈیا کے سامنے آ کر بھی سچ قبول کرلی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اصل میں روہتک کی شیکھا نے 113 ویں رینک حاصل کی ہے۔ نام کو لے کر کنفیوژن ہوگیا تھا کیونکہ ہم دونوں کے نام ایک جیسے ہیں۔ نیوز ایجنسی 'اے این آئی' سے بات کرتے ہوئے شیکھا نے کہا کہ "مجھ سے غلطی ہوگئی۔ وہ دوسری شیکھا ہیں جن کا انتخاب ہوا ہے۔ ان کا نام بھی شیکھا ہے اور میرا بھی۔ میں نے رزلٹ کی پی ڈی ایف میں صرف نام ہی چیک کیا تھا اور یہی مجھ سے غلطی ہوگئی۔ مجھے نام کے ساتھ رول نمبر بھی چیک کرنا چاہیے تھا۔" شیکھا کے والد پریم چند نے بتایا کہ "اس نے فہرست میں اپنا نام دیکھتے ہی ہمیں بتا دیا کہ اس کا آئی اے ایس میں انتخاب ہو گیا ہے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم کے دوسری شیکھا کون ہے، جس کا اصل میں انتخاب ہوا تھا، میری بیٹی کا نہیں۔ ہم اس وقت گھر پر بھی نہیں تھے، اپنی اہلیہ کا آپریشن کرا رہے تھے۔ خوشی کے مارے شیکھا جذباتی ہو گئی، اس نے مکمل معلومات نہیں دیکھی صرف اپنا نام دیکھا۔ اس سے غلطی ہو گئی۔

گئوکشی کے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

دیوبند۔ ۱۲ر مارچ: ہندو تنظیموں نے آج ایس ڈی ایم دیوبند کے ذریعے وزیر اعلیٰ کو ایک میمورنڈم بھیجا، جس میں گئوکشی کے مبینہ بڑھتے ہوئے واقعات پر روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ بجرنگ دل کے ضلع کوآرڈی نیٹر روہت تیاگی اور وی ایچ پی کے شریک سکریٹری سلیکھ گرگ کی قیادت میں کارکنوں نے ایس ڈی ایم یوراج سنگھ کی غیر موجودگی میں وزیر اعلیٰ کے نام سٹینو کو میمورنڈم پیش کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ علاقے میں گئوکشی کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ کچھ گھروں میں چھپ چھپ کر گائے کا ذبیحہ کیا جارہا ہے۔ گاؤ ذبیحہ کے بڑھتے ہوئے واقعات پر انتظامیہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ میمورنڈم میں بابو پورنا گلی روڈ پر واقع ایک مکان میں ہولی کے موقع پر پیش آنے والے واقعہ کے ملزمین کے خلاف کارروائی، بلڈوزر سے ان مکانات کو مسمار کرنے، گوشت کی دکانوں کے لائسنس کی جانچ اور وہاں فروخت ہونے والے گوشت کا معائنہ کرنے، غیر قانونی گوشت کی دکانوں کو بند کرنے اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات جلد تسلیم نہ کیے گئے تو تنظیم احتجاجی دھرنا دینے پر مجبور ہو گی۔

اتراکھنڈ میں جنگلی جانوروں کے حملوں میں اب تک 1,296 لوگوں کی موت

دہرادون:۔ اتراکھنڈ میں انسانی اور جنگلی جانوروں کا تنازعہ بدستور ایک سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ریاست کے قیام کے بعد سے یہاں اب تک 1,296 افراد جنگلی جانوروں کے حملوں میں ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ 6,624 لوگ شدید طور سے زخمی ہوئے ہیں۔ یہ معلومات ریاستی وزیر جنگلات سبودھ انیال نے اسمبلی میں دی ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی میں بی جے پی ایم ایل اے برج بھوشن گیرولا کے سوال کے جواب میں اٹھایا گیا۔ وزیر جنگلات نے کہا کہ ریاستی حکومت انسانی و جنگلی حیات کے تصادم کو کم کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال جنگلی جانوروں کے حملوں میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کو سرکاری ملازمت دینے کا کوئی التزام نہیں ہے، البتہ متاثرہ خاندانوں کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ وزیر جنگلات نے بتایا کہ اس سے قبل جنگلی جانوروں کے حملوں میں موت ہونے پر 4 لاکھ روپے کا معاوضہ دیا جاتا تھا۔ بعد میں اس رقم کو بڑھا کر 6 لاکھ روپے کر دیا گیا اور اب اسے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض صورتوں میں زخمیوں کو معاوضہ بھی دیئے جانے کا بندوبست ہے۔ وزیر نے کہا کہ انسان اور جنگلی جانوروں کے تصادم کو روکنے کے لیے کئی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ محکمہ جنگلات کے اہلکار متاثرہ علاقوں میں باقاعدہ طور سے گشت کر رہے ہیں اور فوری کارروائی کے لیے کوئیک رسپانس ٹیم (کیو آر ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ جنگلی جانروں کی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لیے آبادی والے علاقوں میں پنجرے بھی نصب کیے جارہے ہیں اور ضرورت پڑنے پر انھیں محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاتا ہے۔ جنگلات سے متصل دیہاتوں میں بائیو فینسنگ ٹیکنالوجی اور ہیبیٹیٹ انتظام کے ذریعے بھی اس مسئلے کو کم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس دوران کانگریس ایم ایل اے ہریش دھامی نے پتھورا گڑھ ضلع کے دارما اور دیگر علاقوں میں ریچھوں کے ذریعہ گھروں کو نقصان پہنچانے کا معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے معاملات میں متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ ملنا چاہیے۔ اس پر وزیر جنگلات نے کہا کہ پہلے ریچھ کے ذریعہ گھروں کو پہنچنے والے نقصان کے معاوضے کا کوئی بندوبست نہیں تھا لیکن اب حکومت نے اس کے لیے بھی معاوضہ دینے کا انتظام کر دیا ہے۔ اسمبلی اجلاس کے دوران ریاست میں جنگلات میں لگی آگ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر جنگلات نے کہا کہ 2024 میں جنگلات میں آگ لگنے کے 1,276 واقعات درج ہوئے جس سے 1,771.66 ہیکٹیر جنگلاتی رقبہ متاثر ہوا تھا۔ ان واقعات کے نتیجے میں 13 لوگوں کی موت بھی ہوئی۔ وزیر جنگلات نے کہا کہ جنگلات میں آگ لگنے کے وقعات ریاست کے لیے بڑا چیلنج ہیں۔ انہیں روکنے کے لیے حکومت شر پسند عناصر کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آگ پر نظر رکھنے والوں (فائر واچر) کو تعینات کیا گیا ہے اور گرام پنچایت کی سطح پر کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں تاکہ جنگل کی آگ کو روکنے کے لیے عوام میں بیداری پیدا کی جاسکے۔

سحری کے وقت گولی لگنے سے نوجوان کی مشتبہ موت

گیا۔ ۱۲ر مارچ: بہار کے گیا میں واقع ڈومریا بلاک کے سلایا گاؤں میں ایک سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا ہے۔ 40 سالہ عطاء اللہ انصاری گولی لگنے سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ کس نے گولی چلائی، یا اس نے خود کو گولی ماری یہ معمہ بن کر رہ گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب عطاء اللہ صبح چار بجے سحری کھانے کے لیے اٹھا۔ گولی اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگی۔ اس واقعہ کے بعد پورے گاؤں میں خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے گھر والے بھی کھل کر بات کرنے سے گریزاں ہیں۔ دریں اثنا، پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ گولی چلنے کی آواز سن کر لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے: صبح سویرے گولی چلنے کی آواز سن کر سلایا گاؤں کے آس پاس کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ جب لوگ جائے وقوعہ پر پہنچے تو عطاء اللہ انصاری خون میں لت پت پڑا تھا۔ پڑوسیوں اور گھر والوں نے اسے اٹھا کر اسپتال لے جانے کی کوشش کی لیکن تب تک وہ دم توڑ چکا تھا۔ جائے وقوعہ سے اسلحہ برآمد: مقتول کے رشتہ دار جاوید انصاری نے بتایا کہ عطاء اللہ گزشتہ چند ماہ سے ذہنی تناؤ کا شکار تھا۔ اس نے دو روز قبل خودکشی کی بھی کوشش کی تھی۔ اطلاع ملنے پر تھانہ ڈومریا کی پولیس بھی جائے وقوعہ پر پہنچی اور جائے وقوعہ سے ایک پستول برآمد کرلیا۔ ایف ایس ایل ٹیم کی تحقیقات: اعلیٰ افسران کے حکم پر ایف ایس ایل کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور مکمل تفتیش کی۔ ٹیم نے کچھ شواہد بھی اکٹھے کئے۔ ایف ایس ایل کی تحقیقاتی رپورٹ پولیس کو تفتیش کو درست سمت میں لے جانے میں مدد دے گی اور پورے کیس کو واضح کرے گی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے: امام گنج پولیس سب ڈویژن کے ڈی ایس پی کملیش کمار نے بتایا کہ اطلاع ملنے کے بعد ڈومریا تھانے کی پولیس موقع پر پہنچی۔ پولیس ہر زاویے سے تفتیش کر رہی ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے گیاجی کے مگدھ میڈیکل کالج، انوگرہ نارائن کالج بھیج دیا گیا ہے۔ امام گنج پولیس سب ڈویژن کے ایس پی کملیش کمار کا کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور فرانزک انویسٹی گیشن رپورٹ کے بعد ہی واضح ہو سکے گا کہ یہ خودکشی تھی یا قتل۔ پولیس دیگر ذرائع سے بھی تفتیش کر رہی ہے۔ جلد ہی پورا معاملہ حل ہو جائے گا۔ لواحقین سے بھی پوچھ گچھ کی جائے گی۔

ہندوستان پر پھر سے ٹیرف کی تیاری

واشنگٹن۔ ۱۲ر مارچ: واشنگٹن: امریکہ نے بھارت اور چین سمیت اپنے سولہ بڑے تجارتی شراکت دار ممالک کے خلاف ایک اہم تجارتی جانچ شروع کر دی ہے جس کے نتیجے میں ان ممالک کی مصنوعات پر بھاری درآمدی محصولات عائد کیے جانے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق یہ جانچ اس قانون کے تحت کی جارہی ہے جو امریکہ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر کسی ملک کی تجارتی پالیسیوں سے امریکی کمپنیوں کو نقصان پہنچ رہا ہو تو اس کے خلاف یک طرفہ اقدامات کیے جاسکیں۔ اطلاعات کے مطابق اس جانچ میں بھارت، چین، یورپی اتحاد اور میکسیکو سمیت متعدد ممالک کی تجارتی پالیسیوں اور درآمدی نظام کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اگر تحقیقات کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ ان ممالک کی پالیسیوں کے باعث امریکی صنعت یا کاروبار کو نقصان پہنچ رہا ہے تو ان ممالک سے آنے والی اشیاء پر اضافی محصولات عائد کیے جاسکتے ہیں۔ یہ اقدام ایسے وقت سامنے آیا ہے جب گزشتہ ماہ امریکہ کی عدالتِ عظمیٰ نے سابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے لگائے گئے بعض محصولات کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد امریکی انتظامیہ اب نئے قانونی راستوں کے ذریعے دوبارہ تجارتی دباؤ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ امریکی صنعت اور کاروباری مفادات کا تحفظ کیا جاسکے۔ امریکی حکام کے مطابق اس جانچ کا عمل آئندہ چند مہینوں تک جاری رہ سکتا ہے اور رواں سال موسمِ گرما تک اس کے نتائج سامنے آنے کا امکان ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ واقعی ان ممالک پر بھاری محصولات عائد کرتا ہے تو اس کے عالمی تجارت پر گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور بین الاقوامی منڈیوں میں کشیدگی بڑھنے کا اندیشہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

RNI NO:KARURD/2012/42909,
Owner Naseema Banu, Editor and Printer: Mudasir Ahmed, Publisher Mohamed Liyakhat, Published at Aaj Ka Inqalab, Muslim Hostel Complex, 1st Floor, Sir M.V Road, Shimoga 577201,
Printed at Suddi Bharathi Publishers, Opp Kallur Mandli Industrial Area, Hihole Road, Shimoga-577202

رمضان، قرآن اور اہلِ ایمان

رمضان المبارک جہاں اپنے اندر بے انتہا فضائل اور خصوصیات رکھتا ہے وہیں پر سب سے بڑی فضلیت اور انتہائی عظمت کی بات یہ ہے کہ اسی ماہِ مبارک میں قرآن کریم کا نزول ہوا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔ (بقرہ ۱۸۵)

یہ ایسی کتاب ہے جو یقینا قیامت تک کیلئے انسانوں کی ہدایت کا سرچشمہ اور منبع ہے، ظلمت وضلالت کی گھٹائیں جس کے ذریعہ ختم ہوئیں، وہ انسان جو کفر و الحاد کے گھناؤنے جنگل اور سنگلاخ وادیوں میں سانس لے رہے تھے، ایک معبود برحق کی پرستش و عبادت کے بجائے خدا کی مخلوقات ہی کو معبود و مسجود قرار دے دیا تھا۔ العیاذ باللہ بارش کا خدا الگ، رزق کا الگ، بیماری سے شفاء پہنچانے والا خدا الگ، دولت دینے والا خدا الگ، اولاد عطاء کرنے والا خدا الگ وغیرہ غرض یہ کہ دنیا کی مختلف حاجتوں کے الگ الگ خداؤں کو متعین کرلیا تھا، اور انہیں کی پرستش کی جاتی، ساری دنیا کے انسان گمراہی و ضلالت کی تاریکیوں میں غرق تھے ایسے ماحول میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور مقدس بندوں کو یعنی حضرات انبیاء کرام کو دنیا میں بھیجا تا کہ دنیا کے انسان راہِ رست پر آجائیں اور ایک خدا کی عبادت کریں، خدا کے عتاب وعذاب سے نجات حاصل کریں۔

یہاں یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ رمضان کے روزوں کو صرف عبادت اور تقویٰ کی تربیت ہی نہیں قرار دیا گیا ہے، بلکہ انہیں مزید برآں اُس عظیم الشان نعمتِ ہدایت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ٹھرایا گیا ہے جو قرآن کی شکل میں اُس نے ہمیں عطاء فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک دانش مند انسان کیلئے کسی بھی نعمت کی شکرگذاری اور کسی اعترافِ احسان کی بہترین صورت اگر ہوسکتی ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کیلئے زیادہ سے زیادہ تیار کریں جس کیلئے عطاء کرنے والے نے وہ نعمت عطاء کی ہو۔ قرآن کریم ہم کو اس لئے عطاء کیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا راستہ جان کر خود اُس پر چلیں اور دنیا کو بھی اس پر چلائیں۔ اس عظیم الشان مقصد کیلئے ہم کو تیار کرنے کا بہترین ذریعہ رمضان المبارک کے روزے ہیں۔ لہٰذا نزول قرآن کے مہینے میں ہماری روزہ داری صرف عبادت ہی نہیں اور صرف اخلاقی تربیت بھی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ خود اس نعمتِ قرآن کی صحیح اور کامل شکرگزاری بھی ہے۔

عجیب وغریب اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی اور آسمانی کتابیں نازل کرنے کے لئے ماہِ رمضان کو منتخب فرمایا، مُسندِ احمد میں حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراھیمؑ کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور تورات ۶ رمضان میں، انجیل ۱۳ رمضان اور قرآن کریم ۲۴ / رمضان میں نازل ہوا، حضرت جابرؓ کی روایت یہ بھی ہے کہ زبور ۱۲ / رمضان میں انجیل ۱۸ / رمضان میں نازل ہوئی (ابن کثیر) حدیث مزکور میں پچھلی کتابوں کا نزول جس تاریخ میں ذکر کیا گیا اُسی تاریخ میں وہ کتابیں پوری کی پوری انبیاء پر نازل کردی گئی ہیں، قرآن کریم کی یہ خصوصیت ہے کہ رمضان المبارک کی ایک ہی رات میں پورا کا پورا لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل کردیا گیا مگر نبیِّ اُمّیؐ پر اس کا نزول ۲۳ / سال میں رفتہ رفتہ ہوا (بحوالہ معارف القرآن)

تاثیرِ قرآن:۔

قرآن کریم کا امتیاز اور اعجاز اُس کی بے پایاں تاثیر ہے جو دوست و دشمن کے دل میں گھر کرتی چلی جاتی ہے۔ مشرکین مکّہ آپس میں ایک دوسرے کو تاکید کرتے کہ قرآن ہرگز نہ سننا اور جب محمد ﷺ کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھو تو خوب شور وغل مچاؤ تا کہ اُن کی آواز دب جائے اور اس پر کوئی دھیان نہ دے، مگر اُنہی مشرکین کے تاثر کا یہ عالم تھا کہ رات کی تاریکی میں قرآن کریم سننے کے لئے چھُپ چھُپ کر نکلتے اور راستہ میں مڈبھیڑ ہوجانے پر آپس میں یہ عہد کرتے کہ آئندہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے، مگر قرآن کریم کا اعجاز و امتیاز، جذب و کشش اُنہیں بار بار کھینچ لاتا، چنانچہ ایک مرتبہ ابوجہل، ابوسفیان اور اخنس بن شریق رات کے وقت تنہائی میں چھپ کر آنحصور ﷺ کا قرآن سننے کے لئے نکلے، کسی کو دوسرے کی خبر نہ تھی علٰحدہ علٰحدہ چھپ کر بیٹھتے اور اس قدر محو ہوتے کہ اسی حالت میں پوری رات گذر جاتی، جب صبح کی روشنی پھیل جاتی تو واپس ہوتے اور راستہ میں ان کا آمنا سامنا ہوجاتا تو ایک دوسرے کو ملامت کرتے اور پکّا عہد کرتے کہ آئندہ ہم سے یہ حرکت ہرگز نہ ہونی چاہئیے ورنہ عوام کو خبر مل گئی تو سارے مسلمان ہوجائیں گے۔ پھر دوسرے دن قرآن کی لذت وحلاوت اور قوتِ تاثیر علٰحدہ علٰحدہ ان کو کھینچ لاتی گزشتہ کی طرح بے خودی کے عالم میں رات ساری قرآن کریم کو سنتے سنتے گزر گئی پھر صبح ان کی آپس میں یکجائی ہوئی، پھر اب کی بار اُنہوں نے پکّا عزم کیا کہ قرآن سننے کے لئے ہرگز نہ آئیں گے۔ مگر یہ تو قرآن کریم کی کشش اور اثرانگیزی تھی بھلا کیسے اُس کو سنے بغیر چین ملتا۔ یہاں یہ بات غور کرنے کی ہے کہ جب مصر کے مشہور ومعروف قاری عبدالباسط عبدالصمد مرحوم تلاوت کلام فرماتے تو مجمع کے مجمع اُکھڑ جاتے، لوگوں میں کیف وسرور ومستی چھا جاتی اور دیگر عام انسانوں کی عمدہ تلاوت سے مجمع کے مجمع جھوم اُٹھتے ہیں تو یہاں خود سردار دو عالم ﷺ اپنی زبانِ مبارک سے اور اپنے دھن مبارک سے جب تلاوت فرما رہے ہوں تو کیوں نہ یہ کفارِ مکّہ مدہوش ہوں اور سرور وکیف میں کیوں نہ مست ہوں، مگر اُن کا کبر اور اَنا ان کو قرآن پر ایمان لانے سے مانع رہا، لیکن جن کے مقدر میں ایمان کی دولت تھی وہ اس عظیم کتاب سے ہدایت حاصل کی اور مُشرّف با اسلام ہوئے اور بڑے سے بڑا منکر اور دشمنِ قرآن قرآن کے سایہ رحمت میں پناہ لینے پر مجبور ہوجاتا ہے، مثال کے طور پر زُعمائے عرب میں سے عمر بن الخطاب، سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر ہی کو لے لیجئے جن کی عداوت وقساوت ضرب المثل تھی لیکن یہی عمر بن الخطاب ہیں کہ ایک روز عین گرمی میں دوپہر کے وقت تلوار لیکر رحمت اللعالمین ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے (نعوذ باللہ) اور شام کو واپس ہوئے تو قلادۂ اسلام اُن کی گردن میں تھا، اسلام کے دامنِ امان وسلامتی میں داخل ہو چکے تھے اور اسلام کی چوکھٹ پر سرِ خم تسلیم کردیا، کیوں؟ اس لئے کہ اپنی بہن فاطمہؓ کے گھر اپنے بہنوی سعد بن زید کی زبان سے قرآن کریم کی چند آیات سن لی تھیں اور پھر بارگاہِ رسالت (دارِ ارقم) میں حاضر ہوکر اپنے اسلام کا برملا اعلان کیا اور فاروقِ اعظم کہلائے گئے، دنیا میں جن دس صحابہؓ کو اللہ نے جنت کی بشارت دی اُن میں حضرت عمرؓ کا نام بھی شامل ہے اور خلیفۂ ثانی بھی بنائے گئے، اُن کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کو بہت تقویت ملی چنانچہ انہی کے دور سے فتوحات کا آغاز بھی ہوگیا اور سب سے بڑی سعادت اور بہت ہی عظیم خصوصیت حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ قیامت تک حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ کا جوار اور پڑوس نصیب ہوا، علماء نے لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور روضۂ اطہر کی زمین کا وہ حصہ عرش سے بھی زیادہ افضل ہے، اندازہ لگائیں کہ جس عمر خطاب کو یہ مبارک جوار اور یہ مقدس زمین کا ٹکڑا نصیب ہو تو کیا ہی خدا کی رحمتیں، برکتیں اور نعمتیں رات دن نازل ہوتی ہوں گی جو یقینا لامتناہی ہوں گی، دوسری حضرت عمرؓ کی خصوصیت اور امتیاز یہ تھا کہ بعض مسئلوں میں آپ کی رائے کی مطابق وحی نازل ہوئی گویا خدا کی مشیّت بھی حضرت عمرؓ کی رائے کی مطابق تھی یہ کتنی خوش نصیبی اور مرتبہ کی بلندی ہے مگر آج چودہ سو سال گزر جانے کے بعد ہم کم نصیبوں کی یہ زبان درازی اور یہ نہ زیبا بلکہ ناروا جسارت کہ تراویح کی بیس رکات بدعتِ عمری ہے، نعوذ باللہ۔ یہ جسارتِ بیجا اُس شخصیت کی قائم کی ہوئی سنت کے بارے میں ہے جس کی عظمتیں اور رفعتیں، بلندی وبالیدگی ساتویں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہوں، ایسی بے وقوفی بلکہ بے ایمانی سے سچّے دل کے ساتھ توبہ کرنی چاہئیے۔

بہرحال قرآن کریم جیسی انقلاب آفریں کتاب اسی ماہِ مبارک میں نازل ہوئی اس قرآن کریم کا مرتبہ اور امتیاز اس بات سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ھلال رمضان دکھائی دیتا ہے تو ماہِ رمضان کا کوئی حکم ہم پر لاگو نہیں ہوتا سب سے پہلے چاند رات میں بعد نمازِ عشاء تراویح میں قرآن کریم کو سننا واجب ہوجاتا ہے، گویا رمضان کی ابتداء قرآن کریم سے ہوتی ہے اور سارا مہینہ قرآن کریم تراویح میں پڑھا اور سنا جاتا ہے، تو قرآن کو رمضان سے بہت مناسبت وقربت ہے اور رمضان کی فضیلت اسی قرآن کریم کی بدولت دوگنی ہوگئی۔

انقلاب آفریں کتاب:۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتابِ عظیم نے نوعِ انسان کے افکار وخیالات، اخلاق وکردار، افعال واعمال، تہذیب و تمدن، میشت و معاشرت، ثقاہت و حضارت اور زندگی کے تمام گوشوں میں صالح انقلاب برپا کیا ہے اور اتنا گہرا اثر ڈالا ہے کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی، مزید کمال یہ ہیکہ اس کتابِ ہدایت نے ایک قوم کے ظاہر و باطن کو ایسا بدلا کہ اُس نے اُٹھ کر دنیا کے آدھے سے زیادہ جغرافیہ کو بدل ڈالا عملی زندگی میں رچ بس کر چلتی پھرتی شکل میں دکھائی دینے لگی۔ اگر آج بھی ہم اپنی کوتاہی اور بے پرواہی کو ترک کرکے قرآن کو اپنے سینے سے لگالیں تو تمام کامیابیاں و کامرانیاں ہمیں اپنے دامن میں سمیٹ لیں گی۔ ہمیں زندگی کا دستور اس کتابِ ہدایت کو اور زندگی کا منشور نبیؐ کی سنتوں کو قرار دینا چاہئے، اُس کے بعد ہی ہماری زندگیوں میں انقلاب برپا ہوگا اور آخرت بھی چمکے گی۔ ایک عظیم شاعر اسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے کیا خواب فرمایا۔

رہے قرآن ہمیشہ تیرا دستور
نبیؐ کی سنتیں ہوں تیرا منشور

آج تک قرآن کریم سے متعلق اور اُس کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے سے متعلق جو بھی فرو گزاشت ہوئی ہو اُس سے توبہ کریں اور خدا کے حضور پکا عہد کریں کہ ہم اس کتابِ مبین کو اپنی زندگیوں میں مضبوط تھامے رہیں گے اور اس کو اپنی زندگی کا دستور و مقتدیٰ تسلیم کریں گے، یہی پیغام ماہِ رمضان المبارک ہمیں دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیقات سے نوازیں آمین۔

از: محمد عطاء الرحمن القاسمی۔شیموگہ

شب قدر کا گہر، عفو درگزر

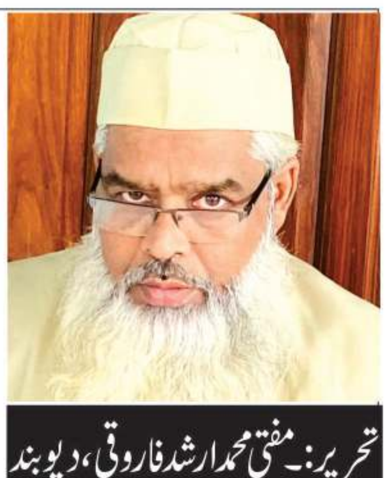

تحریر:۔ مفتی محمد ارشد فاروقی، دیوبند
تقدیم:۔ عطاالرحمن القاسمی شیموگہ

اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں معافی کو پسند کرتے ہیں مجھے بھی معاف فرمائیے **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عني**۔ یہ مختصر سی چھوٹی سی دعا سب سے بڑی شخصیت فخر رسول محمد ﷺ نے اپنی حرم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمایا اور فرمایا کہ شب قدر میں اسے پڑھیں اس عظیم ترین دعا سے یہ پیغام ملتا ہے کہ شب قدر کا حقیقی گوہر عفو و درگزر ہے بندہ اللہ کی جناب میں اپنے جرم اور گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور حوالہ دیتا ہے کہ اپ کی صفت معاف کرنا ہے التجا کرتا ہے کہ مجھے بھی معاف فرما دیجئے درگزر کر دیجئے اس درگزری کی حقیقت یہ اگر غور کریں تو یہ آشکارا ہے کہ انسان گناہوں کی گندگی میں جب لچپت ہوتا ہے تو وہ صاف شفاف پاکیزہ عالی مقام روحانیت کی معراج کے حصول کے قابل نہیں ہوتا اس انسان کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنے قلب ودماغ کو الائشوں سے فکر بد سے پاک کرے اور قران کی اصطلاح میں تزکیہ کرے دل کو ماجھے صفائی دل میں لگ جائے جب اس کا قلب اور اس کا دماغ اور اس کی سوچ پاکیزہ ہوگی روحانی کیفیات میں عروج ہوگا تو وہ پھر اس لائق ہوگا کہ بلند وبالا الفاظ ومعانی کے حامل احکام پر مبنی کلام الٰہی سے فائدہ اٹھا سکے اس کی تلاوت کر سکے ہر بار تلاوت میں نئی حلاوت محسوس کرے اس کے معنیٰ کو سمجھ سکے اور اس کے دل پہ اللہ کی طرف سے علوم قران کھل ہے وہ اس سے فائدہ اٹھانے کا اہل ہو یہ ہے حکمت کہ رسول اللہ ﷺ نے پاکیزہ حرم حرم کو سیدہ عائشہ کو یہ دعا سکھائی یہ عفیف و پاک دامن رسول اللہ کی مجلسوں میں اور دولت گدھے میں پروان چڑھی تجلیات ربانی اور فرمودات رسول سے بحر اور اس کے مقام عالی کا کیا پوچھنا کہ قران کی آیات کا نزول ان کے بارے میں ہوا جبرائیل علیہ السلام انہیں سلام پیش کرتے اس بلند مقام کے باوجود بلند بلندی کی کوئی انتہا نہیں اس لیے یہ دعا سکھائی گئی کہ مزید نکھار پیدا ہو اور قران کے موتی آبدار سے دامن بھر سکے معانی کے سمندر کھل سکیں اور قران سے رمضان المبارک کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے کہ قران رمضان میں نازل کیا گیا شب قدر میں نازل کیا گیا شب قدر کے اس عظیم تحفے کو زندگی کا معمول بنانا اسی وقت ممکن ہے جب کہ قران کریم کو سرے سے لگائے رکھے، تلاوت کرے، معنی سمجھے، احکام پر عمل کرے، اس پیغام امن کی دنیا کو دعوت دے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ دلی تعلق قرآن سے وابستہ کرلے اور دل کی صفائی کے لیے اللہ کی جناب میں درخواست دے کہ اے اللہ اپ معافی کو پسند کرتے ہیں معاف کرنے والے ہیں ہمیں معاف کر دیجئے اس طرح دل صاف ہوتے ہی رمضان اور شب قدر کا حقیقی جوہر کلام الٰہی سے ربط پیدا ہونا اس کے معنی کا دل کے گہرائیوں میں اترنا اور بھرپور فائدہ اٹھانا ممکن ہوسکتا ہے۔

شب قدر کا تعارف خود قرآن نے کرایا ھے:۔

شب قدر ایسی عظیم بڑی رات ہے جس کا تعارف خود قران کراتا ہے سورہ جاثیہ میں ہے ہم نے اتارا اس کو یعنی قران کو بابرکت رات میں سورہ بقرہ میں ہے شہر رمضان الذی رمضان کا مہینہ وہ جس میں قران اتارا گیا پھر مکمل سورہ القدر نازل کی گئی جس میں شب قدر کا تعارف اس کی حقیقت اس کی عظمت اس کی معنویت اس کی حیثیت اس کا درجہ متعین کیا گیا پہلی خصوصیت شب قدر کی یہ بیان کی گئی کہ ہم نے قران اس میں نازل کیا مطلب یہ لوح محفوظ سے بیت العزہ پر آسمان دنیا پر ایک بارگی قران شب قدر میں اتارا گیا اور رفتہ رفتہ جستہ 23 سالہ مدت میں رسول اکرم ﷺ پر نزول مکمل ہوا اور سورہ علق کی پانچ ابتدائی آیات شب قدر میں رسول اللہ ﷺ پر اتاری گئی اور غار حرا نور کا مینار بنا۔ اللہ امین کا کلام جبرئیل امین رسول امین محمد ﷺ کے پاس لائے جو امانت ہے ایسی امانت جس کو آسمان و زمین اور پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا لیکن ہر درجہ ظالم اور حد درجہ ناواقف انسان نے اس بات کو اٹھالیا یہ کلام ایسا کہ اگر پہاڑوں پہ نازل کیا جاتا تو اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہوجاتے جس کا تقاضہ تھا کہ انسان اگر اس کی تلاوت کرے تو نرم و نازک ہونٹ پھٹ جائے اور تحمل نہ ہو سکے لیکن اللہ کی شان انسان کے اندر اس کی تلاوت کا تحمل پیدا کیا کہ وہ جب جب اس کی تلاوت کرتا ہے نئی حلاوت محسوس کرتا ہے اس کے دل و دماغ کیفیت کا احساس کرتے ہیں عقدے کھلتے ہیں پیچیدگیاں دور ہوتی ہیں اور تجلیات جلوہ گر ہوتی ہیں اس معنی پر قران کریم کا شب قدر سے یہ گہرا ربط ہے اور یہی پہلی خصوصیت ہے۔

شب قدر کی اھم خصوصیت:۔

شب قدر کی یہ خصوصیت ہیکہ اسی رات میں یہ قران اتارا گیا دوسری خصوصیت شب قدر کی یہ ہے کہ شب قدر کی عبادت ہزار مہینے سے بہتر ہے، یعنی 83 سال سے زیادہ لمبے عرصے میں کوئی عبادت کرے اور دوسرا شب قدر عبادت راسی سال سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس شب آبدار میں شب بہار میں فرشتے اترتے ہیں چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس انمول رات میں سیدنا جبرائیل تشریف لاتے ہیں اپنے رب کی اجازت سے اتتے ہیں اور پانچویں خصوصیت یہ ہے ہر اہم فیصلے لے کراتے ہیں چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ یہ رات رحمت کی برسات سراپا سلامت ہوتی ہے اور ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ صبح صادق تک جلوہ گر رہتی ہے یہ ہے تعارف شب قدر کا گوہر آبدار کا حقیقی رونق کو جمال کا تجلیات ربانی کے کمال کا شب قدر کے بارے میں جہاں قران کریم نے ایک مکمل سورت اتاری اور مزید دو مقامات پہ تعارف کرایا وہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان ویقین اور اجر وثواب کی امید کے ساتھ شب قدر میں قیام کیا یعنی نماز پڑھی تلاوت کی تسبیح پڑھی عبادت کی کوئی قسم انجام دی تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں بخاری اسی طرح یہ بات بھی ہے کہ تلاوت کرنا وہ بھی نماز میں تلاوت کرنا ہر اور تسبیح پڑھنا ذکر کرنا دعا کرنا بھلائی کے کوئی کام انجام دینا اس مختصر سی سورہ قدر میں یہ بات بتائی گئی کہ اس رات میں عمل کرنا ہزار مہینے میں ہزار مہینے کی راتوں میں عمل کرنے سے بہتر ہے اور یہ بڑی فضیلت ہے اللہ کی اپنے بندوں پہ رحمت کی چادر تنی ہے مسلمانان عالم کو چاہیے کہ اس کی عزت وتوقیر کریں اور شب قدر کو اباد کریں حضور اکرم ﷺ نے بتایا کہ رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ اخری عشرے میں رمضان کے طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جو مروی ہیں کہ یہ رات اخری عشرے میں بدلتی بدلتی رہتی ہے ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک طاق رات میں ہو کبھی 21 ویں میں ہوتی ہے تو کبھی 23 ویں میں ہوتی ہے کبھی 25 ویں میں ہوتی ہے اور کبھی 27 ویں میں تو کبھی میں ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تاخت کے بجائے اور دنوں میں ہو 20 کو ہو 24 کو ہو 26 کو ہو جورات بھی ہو اور اس صفت کے ساتھ ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ عبادت کی جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہوں گے اور فضیلت حاصل ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ طاقت راتوں کو بھت اھمیت دیتے:۔

رسول اللہ ﷺ رمضان کے اور راتوں کے مقابلے میں ان راتوں کو زیادہ اہمیت دیتے اور زیادہ عبادت کرتے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری رمضان کے اخری عشرے میں عبادت و ریاضت میں اس قدر جو ہے محنت کرتے کہ اور دنوں میں نہ کرتے اور فرماتی ہیں محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اخری عشرے میں ہوتے تو رات کو عبادت سے اباد کرتے گھرانے کو اٹھاتے یہ بھی یاد رہے کہ اخری عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اس وقت حسن کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سراپا نمونہ ہے سورہ احزاب 21۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا اے اللہ کے رسول اگر میں شب قدر محسوس کروں تو اس وقت میں کیا پڑھوں حضور ﷺ ے فرمایا پڑھیے اللہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور سلف صالحین آخری رمضان کے عشرے کی بڑی قدر وقیمت کرتے اور ہر طرح کے خیر انجام دینے میں انتھک کوشش کرتے دنیا کے کونے کونے میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے زیب دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں اپ کے اصحاب کی اقتدا کریں اور اس امت کے نیکوکار لوگوں کی پیروی کریں اور اخری عشرے کی راتوں کو عبادت میں گزاریں نمازیں پڑھیں تلاوت کریں ذکرو اذکار میں مصروف رہیں البتہ ان تمام چیزوں پہ اللہ پہ یقین رکھتے ہوئے ثواب اور اجر کی امید رکھتے ہوئے کرے تا کہ اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دے اور عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم بڑے گناہوں سے بچو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں عزت کی جگہ لے جائے گا سورہ نساء 21۔ حضور ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ اور رمضان دوسرے رمضان کے لیے بیچ میں جو چھوٹے موٹے گناہ ہیں ان کو بخشنے والے ہیں امام مسلم نے اس حدیث کو بیان کیا یہ بات یاد رہے کہ بعض مسلمان رمضان میں خوب محنت کرتے ہیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کے بارے میں توبہ کی درخواست کرتے ہیں لیکن رمضان کے ختم ہوتے ہی پھر وہ اپنی بداعمالیوں میں لگ جاتے ہیں یہ بڑی خطرناک بات ہے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس عمل سے گریز کریں اور پکا ارادہ کریں عزم کریں کہ رمضان بعد بھی اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگے رہیں گے اور برقرار رہیں گے گناہوں کو چھوڑتے رہیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا یا ایہا الذین اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ موت اجائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **یا ایھا الذین آمنوا التقو اللہ حق تقاتہ** (الاخرہ عمران 102) اے ایمان والو اللہ سے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اس طرح ڈرو اور تمہاری موت آئے تو اسلام کی حالت میں آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان الذین قالو ربنا اللہ تخاف، بے شک جن لوگوں نے اپنے اللہ کے رب ہونے کا اقرار کیا اور پھر وہ اس پر جم گئے تو فرشتے اترتے ہیں کہتے ہیں اندیشے اور خوف کی دنیا سے نکلو اور جنت کی بشارت قبول کرو جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا رہا ہے۔

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ شب قدر کی علامت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ اس دن صبح سورج میں شعانہ ہوابی ابن کعب قسم کھا کے کہتے تھے کہ شب قدر 27 رات کو ہے اور اسی علامت سے استدلال کرتے جبکہ اس سلسلے میں راجح قول یہ ہے کہ شب قدر آخری عشرے کی راتوں میں بدلتی سدلتی رہتی ہے کبھی طاق رات میں ہوتی ہے کبھی اس کے علاوہ بہرحال جو اخری عشرے میں بھرپور عبادت کرے تو وہ اس فضیلت کو حاصل کرلے گا اور علامت میں جو یہ کہا گیا کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں اور ان کے سرخیل جبرائیل علیہ السلام ہوتے ہیں تا کہ وہ نمازیوں کو مسجدوں میں دیکھے اور ان کے ساتھ انگنت فرشتے ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ علامت جو ہے لوگوں کے سامنے نہیں اسکتی البتہ اس علامت کے اثار دل و دماغ میں سکون و اطمینان کی شکل میں ہوسکتے ہیں کہ انشراح ہو سینہ کھلا ہو عبادت میں لذت ارہی ہو شب قدر کی یہ علامت بھی بتائی گئی ہے کہ وہ رات بڑی پرسکون صاف ستھری ہوتی ہے نہ اس میں درجہ حرارت بڑھا ہوا ہوتا ہے نہ درج جو ہے برودت میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے کہ اس لیے اس رات کو اس کے پہلی اور اس کے بعد کی رات کے مقابلے میں پہچانا جاسکتا ہے جن علامات کا تذکرہ کیا گیا کہ ان سے شب قدر کے بارے میں پتہ چل سکتا ہے یاد رہے جو لوگ جس دور میں ہیں وہ اپنے ادراک سے اس کا احساس یا احساس کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں یقینی کوئی بات نہیں ہے شب قدر کے بارے میں یقین یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اخری عشرے میں ہے طاق راتوں میں سے کسی ایک میں ہے تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتوں پہ ہمارا ایمان ہے اس پر بھی ہمارا ایمان ہے اور اس ایمان کے تقاضے کے مطابق ہم اخری عشرے کو زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت میں گزاریں اور یقین رکھیں کہ شب قدر ضرور ہمیں ملے گی اور کیوں نہ ملے چونکہ جو شخص اخری عشرے میں مغرب پڑھے گا عشاء پڑھے گا تو شب قدر جو ہے وہ سورج ڈوبتے ہی شروع ہو جاتی ہے اور صبح صادق تک رہتی ہے تو ایک عشرے میں ان دنوں میں جو بھی رات میں عبادت کرے گا یقینا وہ شب قدر پالے گا اور مالا مال ہوجائے گا دامن اس کا بھر جائے گا یہ یقین رکھے پھر علماء نے اس پر بھی گفتگو کی ہے کہ شب قدر کو اس طرح سیاہ بادل کے جھرمٹ میں چاند کی طرح چھپایا کیوں گیا تو اس کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے تا کہ بجائے ایک رات عبادت کے پورے عشرے میں اللہ کے محتاج بندے عبادت کریں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے کیلئے کوشاں رہیں تو یہ شاندار موقع ان کو اس صورت میں نہیں ملتا جب متعین کر دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکات ایام اور لیالی سے آخرت کا فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے، دونوں جہاں میں کامیابیاں اور کامرانیاں مقدر فرمائے، باقی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ بار بار نصیب فرما۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ ربّ العالمین۔

خیرات کرکے احسان مت جتاؤ: ریاکاری سے اجتناب ضروری

از:۔ محمد عبدالحفیظ اسلامی
9849099228۔

سورۃ البقرہ کی آیت کریمہ 264 تا 265 میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان بندوں کو خلوص نیت کا حکم اور ریاکاری سے بچنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ آیات کی ترجمانی ملاحظہ فرمائیے۔ اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملادو، جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا، تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کرکے جو نیکی کماتے ہیں، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا، اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں۔ بخلاف اس کے جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضا جوئی کیلئے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو۔ اگر زور کی بارش ہوجائے تو دوگنا پھل لائے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کیلئے کافی ہوجائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو، سب اللہ کی نظر میں ہے۔

رضائے الٰہی:۔ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ سارے انسان صرف اور صرف اللہ، واحدہ لاشریک کی بندگی اختیار کریں! اور جو کچھ بھی روپیہ پیسہ اور مال صدقہ وخیرات کریں صرف اسی ذات اقدس باری تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کریں، جو یقیناً اس کا بہترین بدلہ آخرت میں عطا کیا جائے گا، اور دنیا میں بھی اس کے اچھے ثمرات اپنے بندوں کو وہ دیتا ہے۔ غرضیکہ آیات مبارکہ میں خاص طور پر اس گروہ

مسلمانوں کا نام لے کر انہیں تعلیم دی جارہی ہے جنہوں نے اللہ پر ایمان لاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرچکے اور آخرت کو حق جانا جزاء وسزا کے دیئے جانے کو سچا تسلیم کیا ہو، ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ اے ایمان والو کے بہترین نام سے پکارتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے، کہ اے پیارے بندو تم نے تمام معبودان باطل کی پرستش سے مجتنب رہتے ہوئے مجھ سے رشتہ جوڑلیا ہے، اور جس طرح تم میری ہی عبادت کررہے ہو، ٹھیک اسی طرح راہ خدا میں، غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں و محتاجوں پر اپنا مال خرچ کرنے کے معاملے میں بھی تمہیں بہت احتیاط کرنی چاہئے یعنی تم جو کچھ مال خرچ کرو صرف میری رضا و خوشنودی تمہارے پیش نظر رہنی چاہئے،

جو لوگ اپنے نفس کی خوشی اور دیگر بندوں کی رضامندی کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں وہ دراصل اپنے مال کو یوں ہی ضائع کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ان کا ایمان اللہ پر نہیں ہے اور یہ آخرت میں ملنے والے اجر کے منکر ہیں۔ لیکن اللہ پر ایمان اور آخرت کے اجر پر یقین رکھنے والے بندے اللہ کے ناشکر گزار لوگوں کے نقش قدم پر ہرگز نہیں چلتے، کیونکہ اُن کا یہ طرز عمل رضائے الٰہی سے دور اور خسران آخرت کا باعث ہے۔

ریاکاری اور اس کا نتیجہ:۔ مضمون کے آغاز میں جو آیات پیش کی گئیں ہیں ان میں اللہ عزوجل نے دو طرح کے اعمال اور اس کے نتائج بیان فرمائے ہیں۔ پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ جو صدقات احسان جتا کر، دکھ پہنچا کر اور محض نام نمود، شہرت کی خاطر ادا کئے جائیں گے یہ سب کے سب عنداللہ نامقبول ہوں گے یعنی صدقہ، خیر خیرات کرنے کا منشاء اگر کسی کا یہ ہو کہ معاشرے میں لوگ میری عزت کریں، سلام کرتے رہیں، اور برادری میں عام لوگ جی صاحب کرتے ہوئے ہر دم کہا مانیں اور عوام میں سخی (Generous) کی حیثیت سے میرا تعارف ہو، پورے خاندان والے میری تعریف کریں اونچے القاب سے نوازا جاؤں، اور میری واہ واہ ہو اور میں Fantastic وغیرہ کہلاوں۔! اگر اس طرح کا کوئی جذبہ، خیر خیرات کے پیچھے کارفرما رہا تو یہ بات اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھنے کے منافی عمل ہے؛ اور یہ ریاکاری ہے جسے اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں فرماتے۔ ایک شخص صدقہ خیر خیرات خوب کرتا ہے اور دنیا کی تمام دولت کو لٹا دیتا ہے لیکن اس میں ریاکاری اور شہرت کے حصول کا اگر جذبہ پایا جائے تو اس کی مثال یوں بیان کی جارہی ہے کہ ایک چٹان، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان رہ گئی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی علیہ الرحمہ نے اس کی تشریح یوں بیان کی ہے کہ اگر کسی نے دانہ بویا ایسے پتھر پر کہ جس پر کہ تھوڑی سی مٹی نظر آتی تھی جب مینہ برسا تو بالکل صاف رہ گیا۔ اب اس پر دانہ کیا اُگے گا۔ ایسے ہی صدقات میں ریاکاروں کو کیا ثواب ملے گا۔ (حوالہ۔ القرآن الکریم وترجمہ معانیہ وتفسیر۔ صفحہ ۵۶ حاشیہ ۵ مطبوعہ سعودی عرب)

ریا سے متعلق ارشادات نبیؐ:۔

۱۔ اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

۲۔ جو اپنے کو مشہور کروائے، خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کرے گا۔ (بخاری)

۳۔ ذرا سا دکھاوا ریاء) بھی شرک ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۔ جس نے دکھاوے کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کیلئے روزے رکھے اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کیلئے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

۵۔ بڑا خوف تمہارے متعلق جس کا مجھے ڈر ہے شرک اصغر ہے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے) پوچھا شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دکھاوے کیلئے عمل کرنا۔ (مسند احمد) (بحوالہ کتاب اسوۃ حسنہ از مولانا صفوۃ الرحمٰن صابر علیہ الرحمہ، بانی ادارہ اہل سنت الجماعت داروغہ گلی، سلطان شاہی حیدرآباد دکن)۔

اللہ کے ناشکرے:۔ آیات مبارکہ میں اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو اور آگے کے فقرے میں صدقات کو ضائع کرنے والوں کی حالت بیان کی گئی پھر فرمایا۔ کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں۔ قرآن مجید میں لفظ کافر کئی جگہ استعمال ہوا ہے اور قرآن، کافر اس شخص کو کہتا ہے جو کفر کی روش اختیار کرتا ہو اور کفر کی روش کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً خدا کا انکار کرنا، رسالت کا انکار کرنا، انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی نہ ماننا، اللہ کے ساتھ اس کی ذات صفات، اختیارات اور اس کے حقوق میں کسی اور مخلوق کو سہیم وشریک کرنا یہ ساری چیزیں کفر کی روش اختیار کرنے میں داخل ہیں۔ لیکن آیت مذکورہ بالا میں، لفظ کافر جو استعمال ہوا ہے یہ ناشکرے اور منکر نعمت کے سلسلہ میں ہے۔ اور اللہ کا دستور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناشکرے و احسان فراموش لوگوں کو راہ حق نہیں دکھاتے۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت ان لوگوں کی فرماتے ہیں جو طالب ہدایت ہوں اور رضائے الٰہی کا راستہ ان لوگوں کو دکھایا جاتا ہے جو خوشنودی رب کیلئے فکر مند رہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نافرمانی و بغاوت اور خدا کے ساتھ شرک کرنا اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو استعمال کرنا اور اپنی شب و روز کی زندگی میں ناشکری کی روش وغیرہ یہ ایسے امراض ہیں جس سے عقل کی بصارت ختم ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سیدھی راہ دکھائی نہیں دیتی اللہ بے نیاز ہے یعنی، جو رضائے الٰہی کا طالب نہیں اسے زبردستی رضا کا راستہ نہیں دکھاتا۔ جو لوگ لفظ کافر پر اعتراض کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی شب وروز کی زندگی کا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ قرآن جن چیزوں کو گنا کر اور پوری صورتحال بیان کرتے ہوئے لفظ کافر کا استعمال کررہا ہے، حق بجانب ہے یا نہیں۔؟

اخلاص نیت اور اس کا ثمرہ:۔ ریاکاری اور اس کے نقصانات کو نوع انسانی کے تجربہ ومشاہدہ کی روشنی میں سمجھانے کے بعد اللہ رب العزت نے اخلاص نیت اور اس کی برکت کو ایک بہترین مثال دے کر سمجھا رہے ہیں کہ جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو۔ اگر زور کی بارش ہوجائے تو دوگنا پھل لائے اور اگر بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کیلئے کافی ہوجائے۔ یعنی جو خیرات صدقات محض اللہ کی رضاء اور اس کی خوشنودی اور صرف اللہ کی طرف سے حصول ثواب کی نیت سے ادا کئے جائیں گے ان کی مثال یوں دی جارہی ہے کہ بلند خطہ کی بہترین زمین پر جو باغ لگا ہوگا وہ عمدہ پھل لائے گا یعنی جب زور کی بارش ہوگی تو پھل بھی اضافہ لگیں گے اگر خوب بارش نہ بھی ہوئی تو صرف ایک پھوار بھی کافی ہوجائے گی یعنی پھل بہرحال آکر ہی رہیں گے۔

ریاکاری اور رضائے الٰہی پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے۔ آیات کے اختتام پر اللہ تعالیٰ ایک حقیقت کو کھول کر یوں ارشاد فرمار ہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال پر اچھی طرح نظر رکھے ہوئے ہیں یعنی اس کے بندے اپنی زندگی میں جو کچھ اعمال کرتے ہیں اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ یعنی جس نیت وارادہ کے ساتھ اعمال کئے جارہے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر، کن کن کو خوش کرنے کیلئے انجام دیئے جارہے ہیں ان تمام احوال سے اللہ تعالیٰ انتہائی باخبر ہیں۔

صدقات کے دو فائدے:۔ صدقہ کے سلسلہ میں ایک حدیث شریف یوں آئی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جس کے راوی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے (ترمذی)۔ اس حدیث میں دو اہم بنیادی باتیں بیان ہوئی ہیں، پہلی بات کا تعلق دنیا سے ہے اور دوسری بات کا معاملہ آخرت کی ابدی زندگی سے ہے اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان سے جو کچھ بھی نافرمانیاں انجانے میں ہوجایا کرتی ہیں۔ اگر اخلاص کے ساتھ صدقات ادا کرتے رہیں تو اس کے بدل میں اللہ تبارک تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دنیا میں ایسے بندوں کو تمام آفات و بلیات سے محفوظ فرمادیتے ہیں۔ اور بری موت سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر صدقات صرف رضائے الٰہی اور حصول آخرت کے پیش نظر ادا کئے جائیں تو اس کے صلہ میں حق سبحانہ تعالیٰ ایسے نیک بندوں کو مرتے وقت کلمہ توحید اس کی زبان پر جاری فرمادیتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جو بندہ اس دنیا سے انتقال کرتے وقت اپنے عقیدے میں خدا کی وحدانیت لے کر جائے گا تو یقیناً اس کیلئے آخرت کی کامیابی ہوگی۔

رمضان المبارک میں زکوٰۃ صدقات دیگر اعمال خیر کا ثواب اللہ تعالیٰ خوب بڑھا چڑھا کر عطا فرماتا ہے لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ اپنے مال کو مستحقین میں تقسیم کرتے وقت اپنی نیت کو اللہ کے لئے خالص کرلیں اور پورے اکرام وتکریم کے ساتھ تقسیم کے عمل کو پورا کریں اور ایسی حکمت عملی اپنائے کہ لینے والے کا دل نہ دکھے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ؛ اپنے قریبی وغریب رشتہ دار و مستحقین کو اولین ترجیح دیں اور فی سبیل اللہ کے کاموں (دینی تعلیمی اداروں) میں بھی ضرور تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ان نیک اعمال کے قبولیت کی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

حاصل کلام:۔ جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرلیا، جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو سمجھئے اس نے بڑی کامیابی پالی۔ لہٰذا ان آیات مبارکہ میں ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جو بھی نیک اعمال انجام دیئے جائیں یہ سب کہ سب صرف اللہ کی خوشنودی و رضا کیلئے ہوں اور اللہ ہی سے اس کا اجر طلب کرنے کی نیت ہو تو ان شاء اللہ، ہمارا اور ساری کائنات کا رب اعلیٰ عظیم، ہمیں دنیا کی عزت اور پروقار زندگی عطا کرے گا، آخرت کی ابدی خوشحالی کے لئے جنت الفردوس میں پہنچادے گا جو متقیوں اور پرہیزگاروں کیلئے تیار رکھی گئی ہے۔ آیئے اللہ کریم سے دعا کرتے ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِی۔ آمین**

گیس سلنڈر نہ سہی، بائیوماس گیس سہی، متبادل ذرائع سہی؟
قدرتی غذائیں کھائیں، صحت بنائیں اور جنگی جنونیوں پر لعنت بھیجیں

لگتا ہے امریکہ، اسرائیل۔ ایران جنگ اب طول پکڑنے والی ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے باورچی خانوں پر بھی پڑنے والا ہے۔ پکوان گیس (LPG) کی قلت سامنے آنے لگی ہے۔ گیس سلنڈر کے آوٹ لیٹس پر لمبی لمبی قطاریں ابھی سے لگنی شروع ہوگئی ہیں۔ مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور ایران سے متعلق تنازع کے باعث عالمی ایندھن کی سپلائی کے راستے متاثر ہورہے ہیں، جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں بھی ایل پی جی کی قلت کے خدشات سامنے آنے لگے ہیں۔ بنگلورو، ممبئی اور چنئی جیسے شہروں میں پہلے ہی ریستورانوں اور ہوٹلوں میں استعمال ہونے والے کمرشل ایل پی جی سلنڈروں کی فراہمی میں رکاوٹوں کی خبریں موصول ہورہی ہیں۔ بڑے بڑے ہوٹلس یا تو بند ہورہے ہیں یا نہیں تو انہوں نے سیل میں کمی کردی ہے۔ حتیٰ کہ دم کی چائے پر بھی نوبت آگئی ہے۔ اس ناگہانی جنگ کی آفت سے ایک عام انسان بھی متاثر ہونے لگا ہے، اور دم دم ہونے لگا ہے۔ ایسے حالات میں ہم کیا کریں؟ کچھ نہیں، جو چیز اپنے ہاتھ میں نہیں اسکی فکر نہ کریں، اوپر والے سے دعا کریں کہ جنگ جلد ختم ہو اور سب چین کی سانس لیں۔ اپنے رسوئی گھر کی فکر کریں کہ گیس نہیں تو روز روز کھانا کیسے بنے؟ گیس سپلائی اگر بند ہونے لگے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ پکوان کے لیے ایل پی جی گیس کے علاوہ کئی متبادل ذرائع موجود ہیں۔ ایک اہم متبادل ذریعہ ہے، جسے کہتے ہیں، قابل تجدید توانائی"(Renewable Energy)۔ ہندوستان میں ہر سال تقریباً 31.3 ملین ٹن ایل پی جی گیس کا استعمال ہوتا ہے، اور اس میں سے تقریباً 62 فیصد درآمد کی جاتی ہے۔ اس 62 فیصد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی، اگر ہماری حکومتیں متبادل ذرائع پر غور اور فکر کرنا شروع کردے۔

ہندوستان کی آبادی قریب 140 کروڑ ہے، اور دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ دیہاتی اور شہری۔ 70 فیصد کے قریب لوگ دیہات اور گاؤں میں رہتے ہیں اور بقیہ شہروں میں۔ ترقی پذیر زمانہ کی دوڑ میں ایک عام انسان دھیرے دھیرے قدرت اور فطرت سے دور ہوتا جارہا تھا۔ دیہات کی عورتوں کو تو بالکل بھی فکر مند نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اوپر والے کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ دوبارہ سے پیچھے کی طرف لوٹنے کا موقع مل رہا ہے، قدرت سے قریب، فطرت سے قریب۔ دراصل، ہماری سیاسی پارٹیوں نے ووٹ کے چکّر میں مفت میں گیس سلنڈرس دیکر دیہاتی عورتوں کی عادتیں خراب کردی تھیں۔ اس لئے اب ہم اپنی بات دیہاتوں ہی سے شروع کرتے ہیں اور پھر شہروں پر آتے ہیں جہاں آپ اور ہم فکر مند ہیں کہ اب کیا کریں؟ گیس نہیں تو چولہا بند اور کھانا پینا بند؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ ایک اہم متبادل ذریعہ بایوگیس ہے، (Biogas)، یہ گائے یا بیل کے گوبر، کچرے یا نامیاتی فضلے (Organic Waste) سے پیدا کی جاتی ہے۔ بایوگیس پلانٹ کے ذریعے حاصل ہوکر چولہے میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ ماحول دوست اور کم خرچ ایندھن ہے۔ گاؤں میں کمیونٹی بایوگیس پلانٹ قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ پلانٹ روزانہ تقریباً 2,500 کلوگرام مویشیوں کا گوبر استعمال کرکے، جس سے پیدا ہونے والی "میتھین گیس (Methane Gas)" براہِ راست پائپ لائن کے ذریعہ قریب 40 گھروں تک پہنچائی جاسکتی ہے۔ ایک چھوٹے خاندان کے کھانا پکانے کے ایندھن پر ماہانہ صرف 200 سے 300 روپے خرچ ہوتے ہیں، جو ایک ایل پی جی سلنڈر کی قیمت سے آدھے سے بھی کم ہے۔ حتیٰ کہ بچ جانے والا گارا (Slurry) بھی غذائیت سے بھرپور حیاتیاتی کھاد (Bio-Fertilizer) بن جاتا ہے، جس سے یہ نظام پائیدار اور معاشی طور پر فائدہ مند بھی ہے۔ حکومتی امداد کے ذریعہ اور گاؤں کی آبادی کے لحاظ سے ہر گاؤں میں 2 سے 3 تک بائیوگیس پلانٹس کافی ہوسکتے ہیں۔ ملک میں نہ ہی ٹکنالوجی کی کمی ہے اور نہ ہی ہنر مند افراد اور پیشہ ور کمپنیوں کی۔ کم وقت میں، کم لاگت سے ماحول دوست یہ ایک بہت اچھا متبادل ثابت ہوسکتا ہے۔ دوسرا ایک اور بہتر متبادل دیہاتی لوگوں کے لئے شمسی چولہا (Solar Cooker) ہے۔ یہ سورج کی روشنی سے کھانا پکانے والا چولہا ہوتا ہے، اس میں کسی گیس یا بجلی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ جہاں دھوپ ہو، وہاں کے علاقوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ اسکے علاوہ نئی ٹکنالوجی کی بدولت دھوپ کی روشنی کو اسٹور کرکے 24 گھنٹے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دیہاتی گھروں کے لئے سب سے اچھا، سستا اور فائدہ مند وہی روایتی حل ہے جو گاؤں کے لوگ صدیوں سے استعمال کرتے چلے آرہے تھے۔ جنگلات کی لکڑی کی کمی نہیں دیہاتوں میں اور لکڑی کے چولہے پر پکے کھانے کا سواد اور لذت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ لکڑی کے چولہے اور ہانڈی میں پکی کھٹی دال کے مزے ہی مزے اور چٹخارے کہ بندہ انگلیاں چاٹنے پر مجبور ہوجائے۔ سب سے اچھا، سستا اور بہترین روایاتی متبادل ذریعہ یہی ہے۔

شہری علاقوں میں کرنٹ کا چولہا ایک بہتر متبادل ہے۔ یہ بجلی سے چلتا ہے اور گیس کے بغیر کھانا پکایا جاسکتا ہے۔ اس میں حرارت، برقی مقناطیسی طریقے سے برتنوں کو دی جاتی ہے۔ یہ ایک محفوظ اور صاف طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ شہری علاقوں میں مائیکروویو اوون بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ الیکٹرک پریشر ککر یا ملٹی کو کر بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ بھی بجلی سے چل کر کھانا پکانے یا گرم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کچھ ممالک میں کھانا پکانے کے لیے الکحل پر مبنی ایندھن بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ صاف جلتا ہے اور دھواں بھی کم پیدا کرتا ہے۔ ماحول دوست ایندھن ہے۔ ہم بھی اپنے ملک میں اس کا استعمال شروع کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہروں میں، اگر مکانوں میں کچھ فاضل جگہ ہو، آنگن ہو تو پورٹیبل بائیو گیس سلنڈرس، بیرلس کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایک خبر کے مطابق، بنگلورو کی ایک خاتون ریوا ملک گزشتہ 4 سال سے سولار ککر (Solar Energy) کا استعمال کررہی ہیں۔ ابتداء میں انہوں نے صرف 18 ہزار روپیئے ہی خرچ کئے تھے اور اسکے بعد ایک پیسہ بھی انکا خرچ نہیں ہوا۔ پٹرول اور ڈیزل سے چلنے والے ٹرانسپورٹ سسٹم کے لئے بہتر متبادل الیکٹرک کارس، اسکوٹرس اور آٹو رکشہ ہیں۔ چند سال پہلے ہی سے انکا ہندوستان میں استعمال شروع ہوچکا ہے اور مارکٹ میں انکی وافر کھپت اور مانگ ہے۔ اس ناگہانی صورتحال کے وقت یہ ایک اچھا موقع ہے کہ دھیرے دھیرے برقی توانائیء سے چلنے والے ٹرانسپورٹ سسٹم پر توجہ دی جائے، اور پٹرول اور ڈیزل کی گاڑیوں سے نجات ملے جو نہ صرف مہنگی ثابت ہورہی ہیں بلکہ فضاءیء آلودگی کا سبب بھی بن رہی ہیں۔ صحت عامہ کے لحاظ سے بھی یہ مضر ہیں اور انکا استعمال اب بالکل ہی بند ہوجانا چاہئے۔ یقیناً، ہماری ریاستی حکومتیں اور مرکزی حکومت، جنگی حالات میں جنگی خطوط پر کام کررہی ہوں گی اور اپنے عوام کے لیے بہتر سے بہتر اقدامات اور متبادل ذرائع توانائیء پر توجہ دینگی۔

از:۔ انجینئر محمود اقبال 6309727951

زکوٰۃ الفطر کی ادائیگی غذا یا رقم کی صورت میں۔ ایک معتدل فقہی جائزہ

اسلام ایک مکمل اور خوبصورت طرز زندگی ہے۔ یہ ہمیں روحانی سماجی اور مالی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی دیتا ہے۔ اس دین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ یہ صرف خیرات نہیں بلکہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کا مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم ضرورت مندوں کی مدد اور دلوں کی پاکیزگی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور انہیں بڑھوتری دیں اور ان کے لیے دعا کیجیے بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ سورۃ التوبہ 9:103۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے اور انسان کو روحانی ترقی عطا کرتی ہے۔ جب ہم زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ہم ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے لیے اللہ کی رحمت اور برکت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ زکوٰۃ کا معاشی اور اخلاقی دونوں پہلو ہیں۔ یہ دولت کو معاشرے میں گردش دیتی ہے اور محتاجوں کی مشکلات کم کرتی ہے۔ یہ دل میں شکر اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے۔ خلوص کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے والا شخص سماجی انصاف کے ساتھ ساتھ اللہ کی قربت اور قلبی سکون بھی حاصل کرتا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ مضمون اس فقہی مسئلے پر معتدل تفصیل کے ساتھ گفتگو کرتا ہے کہ آیا زکوٰۃ الفطر کو بنیادی غذائی اجناس کے بجائے رقم کی صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ الفطر کی بنیادی باتیں:۔ زکوٰۃ الفطر دو فرض صدقات میں سے ایک ہے جو شریعت میں لازم کیے گئے ہیں۔ دوسرا عام زکوٰۃ ہے۔ اس کی فرضیت پر علماء کا اجماع ہے۔ یہ اسی وقت فرض کی گئی جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے یعنی 2 ہجری میں۔ اس اعتبار سے زکوٰۃ الفطر عام زکوٰۃ سے پہلے فرض ہوئی۔ یہ ہر اس مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس عید کے دن اپنی اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضرورت سے زائد کھانا موجود ہو۔ اس کا نصاب عام زکوٰۃ کے نصاب سے کم ہے جو کہ 612 گرام چاندی یا 87.48 گرام سونے کے برابر ہے۔ زکوٰۃ الفطر گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کی جاتی ہے چاہے اس نے روزہ رکھا ہو یا نہیں۔ بچوں مریضوں اور بوڑھوں کی طرف سے بھی ادا کی جاتی ہے۔ اگر عورت رمضان میں حاملہ ہو اور عید سے پہلے بچے کی پیدائش نہ ہو تو غیر پیدا شدہ بچے کی طرف سے ادا کرنا مستحب ہے مگر واجب نہیں۔ اگر بچہ عید سے پہلے پیدا ہوجائے تو اس کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔ اس کی ادائیگی کا افضل وقت عید کے دن نماز عید سے پہلے ہے۔ تاہم اس سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ حنبلی اور مالکی فقہ کے مطابق عید سے 1 یا 2 دن پہلے۔ شافعی فقہ کے مطابق رمضان کے آغاز سے۔ اور حنفی فقہ کے مطابق سال کے آغاز سے۔ حنبلی مذہب کے اندر ایک اور رائے یہ ہے کہ اسے رمضان کی 15 تاریخ کے بعد ادا کیا جاسکتا ہے۔ یہ رائے قیاس کی بنیاد پر ہے اور معقول معلوم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ الفطر کے مستحق وہی ہیں جو عام زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ لہٰذا کسی مستحق مسلمان کو دینا ضروری ہے۔ اگر ایک سے زیادہ افراد کی طرف سے ادا کی جارہی ہو تو سب کی رقم ایک شخص کو بھی دی جاسکتی ہے یا الگ الگ افراد کو بھی۔ بہتر یہی ہے کہ اپنے علاقے کے ضرورت مندوں کو دی جائے۔ زکوٰۃ الفطر کی دو بنیادی حکمتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ روزے کے دوران ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کا کفارہ بنے۔ دوسری یہ کہ غریبوں کو کھانا فراہم کیا جائے۔ ایک صحیح حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو روزہ دار کی بے ہودہ باتوں اور گناہوں سے پاکیزگی اور مسکینوں کے لیے خوراک قرار دیا۔

غذا کی تعیین اور اس کی مقدار:۔ نبی کریم ﷺ نے ایک صاع گندم جو کھجور کشمش یا خشک دودھ دینے کا حکم دیا۔ ایک صاع تقریباً 2.75 کلوگرام کے برابر ہے۔ فقہی کتب میں اس بات پر بحث ہے کہ آیا دیگر غذائیں دی جاسکتی ہیں یا نہیں۔ بظاہر واضح ہے کہ ہر علاقے کی بنیادی غذا دی جاسکتی ہے۔ مدینہ میں یہ چیزیں عام غذا تھیں اس لیے ان کا ذکر آیا۔ دیگر علاقوں میں چاول یا اسی طرح کی غذا دی جاسکتی ہے۔

اصل اختلاف کا مسئلہ:۔ موجودہ دور میں اصل سوال یہ ہے کہ کیا زکوٰۃ الفطر کو نقد رقم کی صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ تابعین کے دور میں بھی اس مسئلے پر اختلاف تھا۔ حسن بصری سفیان ثوری اور ابو اسحاق سبیعی نے اجازت دی جبکہ عطاء نے ناپسند کیا۔ اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور میں سرکاری وظیفہ لینے والوں سے نصف چاندی کا سکہ زکوٰۃ الفطر کے طور پر وصول کرنے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رقم کی صورت میں ادائیگی کو نہ صرف جائز سمجھا بلکہ نافذ بھی کیا۔ چاروں فقہی مذاہب میں سے حنبلی شافعی اور مالکی فقہ کی معتمد رائے کے مطابق رقم دینا جائز نہیں جبکہ حنفی فقہ اسے جائز قرار دیتی ہے۔ جمہور علماء کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مخصوص غذاؤں کا ذکر آیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غذاؤں کا ذکر کیا اس لیے انہی تک محدود رہنا چاہیے۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ان غذاؤں کا ذکر اس لیے تھا کہ وہ اس وقت کی بنیادی غذا تھیں۔ اکثر علماء نے چاول جیسی دوسری غذاؤں کی اجازت دی ہے حالانکہ وہ حدیث میں مذکور نہیں۔ لہٰذا رقم کی ممانعت پر کوئی صریح دلیل موجود نہیں

رقم کی اجازت دینے والوں کے دلائل:۔ حنفی علماء حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں جب وہ یمن کے گورنر تھے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اناج کے بجائے کپڑے دے دیں کیونکہ یہ ان کے لیے آسان اور مدینہ والوں کیلئے زیادہ مفید ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اصل چیز کے بجائے اس کا بدل قبول کیا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ زکوٰۃ الفطر کا مقصد عید کے دن کسی کو محروم نہ رہنے دینا ہے۔ اگر کسی معاشرے میں ضرورت خوراک کے بجائے دیگر ضروریات کی ہو تو رقم دینا زیادہ مناسب ہوسکتا ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ رقم اصل تبادلے کا ذریعہ ہے اور عمومی اصول کے طور پر بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ عصر حاضر کے کئی معتبر علماء بھی رقم کی صورت میں ادائیگی کے قائل ہیں۔

عملی تجربات اور مشاہدات:۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غریب شخص کو بڑی مقدار میں اناج دینا واقعی اس کی ضرورت پوری کرتا ہے یا رقم دینا زیادہ مفید ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ الفطر غذا کی صورت میں دی جاتی تھی کیونکہ اس وقت غربت شدید تھی اور خوراک کی ضرورت زیادہ تھی۔ ایسی کوئی قطعی نص موجود نہیں جو یہ شرط عائد کرے کہ زکوٰۃ الفطر صرف غذا کی صورت میں ہی قبول ہوگی۔ اصل تقاضا یہ ہے کہ ضرورت اور حالات کے مطابق بنیادی غذا یا اس کا متبادل دیا جائے۔ اور متبادل میں رقم بھی شامل ہے۔ ابتدائی علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس کی اجازت دی ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں یہ سرکاری پالیسی بھی رہی۔ موجودہ معاشروں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں کو صرف غذا دینے کا پابند کرنا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ ہمارے لیے رقم دینا آسان اور اکثر ضرورت مند کے لیے زیادہ مفید ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غذا کی صورت میں ادا کرے اور مستحق افراد تک پہنچا سکے تو وہ سنت کے ظاہر اور روح دونوں پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی رقم کی صورت میں ادا کرے تو بھی زکوٰۃ الفطر ادا ہوجاتی ہے۔

از:۔ زیبا نسیم۔ ممبئی

درجنوں صہیونی آبادکاروں اور انتہاپسند دینی اداروں کے طلبہ کا مسجد الاقصیٰ پر دھاوا

غزہ:۔درجنوں صہیونی آبادکاروں اور انتہاپسند دینی اداروں کے طلبہ نے مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں پر یلغار کی اور قابض اسرائیل کی سکیورٹی فورسز کی سرپرستی میں کھلے عام تلمودی رسومات ادا کیں۔بیت المقدس کے ذرائع نے بتایا کہ آج صبح 216 صہیونی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی جن میں 138 یہودی طلبہ شامل تھے جو انتہاپسند مذہبی اداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔آبادکاروں کے یہ گروہ باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے اشتعال انگیز گشت کیے اور صحنوں میں علانیہ تلمودی رسومات ادا کیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا۔اسی دوران اسرائیلی فورسز جہاں آبادکاروں کی یلغار کو آسان بناتی رہیں وہیں انہوں نے متعدد مقدسی شہریوں کے خلاف مسجد اقصیٰ میں داخلے پر پابندیوں اور بے دخلی کے فیصلے تیز کردیے تاکہ ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے قبل مسجد کو اس کے نمازیوں اور مرابطین سے خالی کیا جاسکے۔بیت المقدس شہر سے مسلسل یہ آوازیں بلند ہورہی ہیں کہ مسجد اقصیٰ اور اسلامی مقدسات کے دفاع کے لیے فوری اور مؤثر اقدام ناگزیر ہے اور ان روزانہ حملوں کو روکا جائے جو قابض شہر کی عربی اور اسلامی شناخت مٹانے کے لیے کیے جارہے ہیں۔ان اپیلوں میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں بڑی تعداد میں موجودگی یقینی بنائی جائے تمام نمازیں وہیں ادا کی جائیں اور قابض اسرائیل کی رکاوٹوں اور فوجی پابندیوں کے سامنے سر نہ جھکایا جائے کیونکہ آبادکار ہر لمحہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسریٰ پر اپنے حملوں اور دراندازی میں اضافہ کرنے کے درپے ہیں۔اسرائیلی فوج نے بیت المقدس کے شہریوں اور مرابطین کے خلاف طلبی نوٹس اور مسجد الاقصیٰ سے دوری کے احکامات میں مزید شدت پیدا کردی ہے جو ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے جڑی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔ایک طرف قابض حکام القدس کو مسجد سے دور کررہے ہیں تو

دوسری جانب آبادکاروں کو مسجد الاقصیٰ میں گھس کر علانیہ تلمودی رسومات مسلط کرنے اور صحنوں کے اندر ایک نیا جبری واقعہ قائم کرنے کی کھلی چھوٹ دی جارہی ہے۔مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ عکرمہ صبری نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کے انتہاپسند وزیر برائے نام نہاد قومی سلامتی ایتمار بن گویر مسجد اقصیٰ میں موجودہ حیثیت کو بدلنے کے لیے نئی پابندیاں نافذ کررہا ہے جو ماہِ رمضان المبارک سے قبل نہایت خطرناک اقدام ہے۔شیخ عکرمہ صبری نے کہا کہ یہ پابندیاں قابض حکومت کے اندر ہونے والی تبدیلیوں کے سائے میں نافذ کی جارہی ہیں اور یہ مسجد اقصیٰ کی موجودہ حیثیت پر حملہ کرنے کی ایک کھلی کوشش ہے۔انہوں نے قابض حکومت کو مسجد اقصیٰ میں کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ یا بگاڑ کی مکمل ذمہ دار ٹھہرایا اور واضح کیا کہ موجودہ حیثیت 1967 سے قائم ہے اور اسے بدلنے کی کوئی بھی کوشش سنگین نتائج کو جنم دے گی۔دوسری جانب اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے رہنما ماجد ابو قطیش نے کہا ہے کہ انتہاپسند آبادکاروں کا مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں پر دھاوا بولنا قبہ صخرہ کے سامنے تلمودی رسومات ادا کرنا اور اشتعال انگیز نعرے بازی کرنا اس سفاک مہم کا حصہ ہے جو قابض اسرائیل مسجد اقصیٰ کی حرمت اور اس کی دینی اور تاریخی حیثیت کے خلاف چلارہا ہے۔حماس ماجد ابو قطیش نے کہا کہ یہ جارحانہ کارروائیاں مسجد اقصیٰ کے اندر ایک نیا یہودی رنگ مسلط کرنے اور اس کی خالص اسلامی شناخت کو بدلنے کی سازش ہیں جو قابض اسرائیل کی رعونت اور مکروہ منصوبوں کے باوجود کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گی۔القدس کے شہریوں اور مرابطین کے خلاف جاری بے دخلی کے احکامات کو نہایت خطرناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد مسجد کو اس کے حقیقی وارثوں اور محافظوں سے خالی کرنا اور آبادکاروں کے لیے مزید یلغار اور تلمودی رسومات کی راہ ہموار کرنا ہے۔انہوں نے فلسطینی عوام القدس کے باشندوں اور اندرونِ مقبوضہ علاقوں میں بسنے والے اہل فلسطین سے اپیل کی کہ وہ مسجد اقصیٰ کی طرف کوچ کریں وہاں رباط کو مضبوط بنائیں اور ان تمام صہیونی جارحیتوں کا ہر ممکن طریقے سے مقابلہ کریں۔

اسرائیلی زندانوں میں 350 فلسطینی بچے پابند سلاسل

غزہ:۔انسانی حقوق کے ایک نے فلسطینی بچوں کی گرفتاری کی صہیونی پالیسی میں خطرناک اضافے پر شدید خبردار کیا ہے اور اسے بین الاقوامی قانون کے تحت محفوظ طبقے کے خلاف قابض اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی بدترین خلاف ورزیوں میں سے ایک قرار دیا ہے کیونکہ اس پالیسی کے تحت کم عمر

بچوں کو براہ راست نشانہ بنایا جارہا ہے جس کے ان کی جسمانی اور نفسیاتی حالت پر طویل المدتی اثرات مرتب ہورہے ہیں جو ان کے تعلیمی اور سماجی مستقبل کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔کلب برائے اسیران کے دفاع کے لیے قائم فلسطینی مرکز نے اپنے بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیلی حکام ہر سال سیکڑوں فلسطینی بچوں کو گرفتار کرتے ہیں جبکہ اس وقت قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید بچوں کی تعداد 350 سے تجاوز کرچکی ہے جن کی اکثریت مغربی کنارے سے تعلق رکھتی ہے اس کے ساتھ القدس گورنری کے بچے بھی شامل ہیں جبکہ غزہ سے تعلق رکھنے والے بچوں کی گرفتاری کے واقعات بھی ریکارڈ کیے گئے ہیں بالخصوص فوجی جارحیت کے ادوار میں۔بیان میں واضح کیا گیا کہ بچوں کی گرفتاری کی زیادہ تر کارروائیاں رات کے وقت گھروں پر چھاپوں کے دوران کی جاتی ہیں جن میں پرتشدد دھاوے بولے جاتے ہیں بچوں اور ان کے اہل خانہ میں خوف و ہراس پھیلایا جاتا ہے اس کے بعد بچے کو باندھ کر آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور تفتیشی مراکز میں منتقل کیا جاتا ہے جو بچوں سے متعلق قانونی ضمانتوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔مرکز کے مطابق مغربی کنارے میں گرفتار کیے گئے زیادہ تر بچوں کو قابض اسرائیل کی فوجی عدالتوں میں پیش کیا جاتا ہے جہاں ایک ایسا عدالتی نظام مسلط ہے جو کم عمر افراد کی قانونی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا اور نہ ہی منصفانہ سماعت کے تقاضے پورے کرتا ہے جبکہ القدس گورنری میں قابض حکام گھریلو قید بے دخلی اور بھاری جرمانے عائد کرتے ہیں جس کے نتیجے میں بچے کی زندگی مستقل نگرانی اور پابندیوں کا شکار ہوجاتی ہے اور اس کے خاندان پر شدید نفسیاتی اور مالی دباؤ مسلط ہوجاتا ہے۔غزہ کے حوالے سے مرکز نے کہا کہ جنگ اور محاصرے کے باعث مکمل دستاویزات اکٹھی کرنا مشکل ہے تاہم انسانی حقوق کی اقوام متحدہ کی رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ فوجی کارروائیوں کے دوران بچوں کو گرفتار کیا گیا اور انہیں نہایت کٹھن حالات میں حراست میں رکھا گیا بعد ازاں بعض بچوں کو رہا کیا گیا لیکن ان کے بیانات میں بدسلوکی خوراک سے محرومی اور طبی نگہداشت کے فقدان کی سنگین شکایات سامنے آئیں۔مرکز نے بچوں کے ساتھ تفتیش کے ظالمانہ طریقوں پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ بچوں سے طویل گھنٹوں تک دباؤ والی فضا میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے اس دوران نہ والدین موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی وکیل انہیں دھمکیوں اور خوف کے ذریعے اعترافات پر مجبور کیا جاتا ہے جبکہ بہت سے بچوں کو ایسی تحریری دستاویزات پر دستخط کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جن کی زبان وہ سمجھ ہی نہیں پاتے بعد میں انہی اعترافات کو سزا کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔بیان میں مزید کہا گیا کہ بچوں کی حراست کے حالات انسانی معیار کے ادنیٰ درجے پر بھی پورا نہیں اترتے جہاں شدید بھیڑ، ناقص خوراک، طبی غفلت اور تعلیم سے محرومی عام ہے جس کے نتیجے میں بچوں کو گہرے نفسیاتی صدمات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں شدید خوف، بے چینی اور سماجی تنہائی شامل ہیں جو رہائی کے بعد بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔مرکز نے بعض دستاویزی کیسز کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ شمالی رام اللہ کے سلواد سے تعلق رکھنے والے پندرہ سالہ لڑکے محمد زاہر ابراہیم کو رات کے وقت اس کے گھر پر چھاپے کے دوران گرفتار کیا گیا اور طویل عرصے تک حراست میں رکھا گیا۔اس دوران اس کی صحت اور نفسی حالت بگڑنے کی شکایات سامنے آئیں اسی طرح القدس گورنری سے تعلق رکھنے والی بارہ سالہ بچی تقیٰ غزاوی کو بھی گرفتار کیا گیا بعد ازاں اسے سخت شرائط کے تحت رہا کیا گیا جن میں گھریلو قید بے دخلی اور بھاری جرمانہ شامل تھا۔مرکز نے زور دیا کہ یہ تمام اقدامات بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن اور چوتھے جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی ہیں جو بچوں کی من مانی گرفتاری اور مقبوضہ علاقوں سے ان کی منتقلی کی ممانعت کرتے ہیں اور قابض طاقت کو پابند بناتے ہیں کہ وہ تنازع کے دوران بچوں کو خصوصی تحفظ فراہم کرے۔بیان کے اختتام پر فلسطینی مرکز برائے دفاع اسیران نے بتایا کہ قابض اسرائیل اس وقت 27 سے زائد جیلوں اور حراستی و تفتیشی مراکز میں تقریباً 9300 فلسطینیوں کو قید کیے ہوئے ہے جن میں 51 اسیر خواتین اور قریباً 350 بچے شامل ہیں مرکز نے ایک بار پھر فلسطینی بچوں کے لیے فوری عالمی تحفظ فراہم کرنے ان کی گرفتاری اور عدالتی کارروائیوں کو بند کرنے تمام ناجائز طور پر قید بچوں کی رہائی یقینی بنانے اور ان کے خلاف ہونے والی خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

غزہ میں انسانی بحران شدید، پانی کی کمی سے مشکلات میں اضافہ

غزہ:۔غزہ کے سول ڈیفنس نے جمعرات کے روز خبردار کیا ہے کہ غزہ میں انسانی حالات غیر مسبوق اور تباہ کن ہیں جو زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کررہے ہیں۔سول ڈیفنس نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ انسانی بحران کو بچایا جاسکے۔اس دوران غزہ بلدیہ نے بھی واضح کیا کہ پانی کی خدمات کو جاری رکھنے کے لیے فوری طور پر بنیادی ساز و سامان فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے۔سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے بتایا کہ غزہ میں حالات انتہائی خطرناک ہیں، جہاں پناہ گاہیں موجود نہیں۔سڑکیں اور رہائشی علاقے کسی بھی لمحے بمباری کے خطرے میں ہیں۔ساتھ ہی صحت کا نظام تباہ ہوچکا ہے اور ہسپتال بڑھتی ہوئی ضروریات کا جواب دینے سے عاجز ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس صورتحال کے لیے فوری عالمی مداخلت اور بین الاقوامی تنظیموں کی جانب سے فعال انسانی اقدامات درکار ہیں تاکہ زخمیوں، مریضوں، بچوں اور بے گھر افراد کی جان بچائی جاسکے۔یہ وارننگ اس وقت سامنے آئی ہے جب غزہ میں شدید سردی کی لہریں جاری ہیں اور ہیٹنگ کے ذرائع شدید کمی کا شکار ہیں، خاص طور پر بے گھر افراد اور سب سے زیادہ نازک طبقات، بشمول زخمی افراد، جو عارضی پناہ گاہوں میں انتہائی دشوار حالات کا سامنا کررہے ہیں۔سردی کی لہروں کے مسلسل اثرات کے ساتھ غزہ کے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہورہا ہے، جبکہ قابض اسرائیل بنیادی ضروریات، ریلیف اور طبی امداد کی ترسیل پر سخت پابندیاں جاری رکھے ہوئے ہے، اور رفح کراسنگ کے ذریعے مریضوں اور زخمیوں کو علاج کے لیے بیرون ملک جانے سے روک رہا ہے۔اسی سلسلے میں غزہ بلدیہ نے بتایا کہ شہر پانی کی شدید کمی کا شکار ہے کیونکہ مشرقی شہر میں قابض اسرائیل کی جارحیت کے دوران 'میکروت' پانی کی لائن ٹوٹ گئی۔بلدیہ نے بدھ کو واضح

کیا کہ یہ لائن شہر کی موجودہ پانی کی ضروریات کا تقریباً 70 فیصد فراہم کرتی تھی، جبکہ پانی کے بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے، جس میں شہر کے تقریباً 85 فیصد پانی کے کنویں تباہ ہوگئے، جس سے دستیاب پانی کی مقدار انتہائی محدود ہوگئی۔بلدیہ نے بتایا کہ پانی کی روزانہ ضرورت جنگ سے پہلے ایک لاکھ سے زائد گلاس تھی، جبکہ اب صرف ایک محدود حصہ دستیاب ہے، جس سے 90 فیصد کمی پیدا ہوگئی ہے۔پانی کی لائن کے تقریباً 150 ہزار میٹر لمبے حصے کی تباہی، اور شمال مغربی شہر کے السودانیہ علاقے میں پانی کی تحلیلی پلانٹ کی تباہی نے بحران کو مزید شدید کردیا ہے۔غزہ بلدیہ نے واضح کیا کہ یہ بحران قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں پانی کے وسائل اور بنیادی ڈھانچے کی وسیع تباہی کی وجہ سے پیدا ہوا، جس میں مشرقی شہر میں فوجی سرگرمیوں کے دوران 'میکروت' لائن کا ٹوٹنا شامل ہے، جس سے شہر کے کئی علاقوں، بشمول قدیم شہر، الزیتون، الصبرۃ، تل الہوی اور مغربی علاقے پانی سے محروم ہوگئے۔بلدیہ نے زور دیا کہ پانی کی خدمات کو جاری رکھنے کے لیے فوری طور پر ضروری ساز و سامان فراہم کرنا چاہیے، جس میں سیمنٹ، فنی آلات، مرمت کے پرزے، مختلف قطر کی پائپیں اور پانی کی پمپنگ کے لیے ضروری ساز و سامان شامل ہیں۔اسی کے ساتھ بلدیہ کو بھاری اور ہلکی مشینری کی ضرورت ہے جو جنگ کے دوران تباہ ہوچکی ہیں، اور پانی کے کنووں کو چلانے کے لیے توانائی کے ذرائع، جنریٹرز، تیل اور دیگر ضروری سامان کی فوری فراہمی درکار ہے۔مئی سنہ 2024ء سے قابض اسرائیل نے 'رفح کراسنگ' کے فلسطینی حصے پر قبضہ کررکھا ہے، جو سنہ 2023ء کے اکتوبر سے جاری امریکی حمایت یافتہ غزہ پر نسل کشی کی جنگ کے تحت ہوا، جس میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوئے اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے، جن میں بیشتر بچے اور خواتین ہیں۔اسرائیل نے غزہ پر 18 سال سے زیادہ عرصے سے سخت محاصرہ برقرار رکھا ہے، جہاں تقریباً 2.4 ملین فلسطینی، بشمول تقریباً 1.5 ملین بے گھر افراد، انتہائی خراب اور انسانی طور پر تباہ کن حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

ٹرمپ جنگ شروع کرسکتے ہیں مگر نتائج ان کے کنٹرول سے باہر ہوسکتے ہیں: محمد باقر قالیباف

تہران:۔ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ ان کا ملک امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے تیار ہے بشرطیکہ یہ بات چیت سنجیدہ اور حقیقی ہو۔انہوں نے واضح کیا کہ انہیں یقین نہیں کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس نوعیت کے مذاکرات چاہتے ہیں بلکہ ان کا مقصد صرف دوسروں پر اپنی مرضی مسلط کرنا ہے۔محمد باقر قالیباف نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ جنگ تو شروع کرسکتے ہیں مگر وہ نہ اس پر قابو پاسکیں گے اور نہ ہی اسے ختم کرسکیں گے۔انہوں نے آج بروز جمعرات امریکی نشریاتی ادارے سی این این کو دیے گئے انٹرویو میں کہا کہ جنگ کے ماحول میں مذاکرات کشیدگی کو مزید ہوا دیتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ سفارت کاری حقیقی ہونی چاہیے جو باہمی احترام پر مبنی ہو اور اس کے ساتھ واضح ضمانتیں بھی دی جائیں۔انہوں نے مزید کہا کہ جب تک ایرانی عوام کے معاشی مفادات کی ضمانت نہیں دی جاتی اس وقت تک کسی قسم کے مذاکرات کی گنجائش نہیں کیونکہ ہم احکامات کو مذاکرات نہیں سمجھتے۔قالیباف نے کہا کہ اگر ٹرمپ واقعی نوبل امن انعام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے اردگرد موجود جنگ کے حامیوں سے دوری اختیار کرنی چاہیے۔گذشتہ ہفتوں کے

دوران ایران میں ہونے والی ہلاکتوں سے متعلق سوال پر ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر نے دعویٰ کیا کہ ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لیے ایک منصوبہ مکمل طور پر بیرون ملک تیار کیا گیا تھا جس کے پیچھے بیرونی عناصر کارفرما تھے۔انہوں نے واقعات کے ذمہ داران کے خلاف فوری مقدمات چلانے کا وعدہ کیا اور خبردار کیا کہ حکومت احتجاجی مظاہروں کے دوران ہلاک ہونے والے تقریباً 300 سکیورٹی اہلکاروں کے خون کا بدلہ لینے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔اگرچہ قالیباف نے ملک کے اندر معاشی مسائل کا اعتراف کیا اور کہا کہ ان میں سے کچھ بدانتظامی کا نتیجہ بھی ہوسکتے ہیں تاہم انہوں نے اصل ذمہ داری امریکی پابندیوں کے باعث عائد کی جانے والی جابرانہ دباؤ پر ڈال دی۔خطے میں امریکی افواج کی تعیناتی کے حوالے سے محمد باقر قالیباف نے واشنگٹن کو خبردار کیا کہ اگر ایران پر کوئی حملہ ہوا تو بھرپور جواب دیا جائے گا جس سے ہزاروں امریکی فوجی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ شاید صدر ٹرمپ جنگ شروع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں مگر وہ اس بات پر قابو نہیں رکھ سکتے کہ یہ جنگ کس طرح ختم ہوگی۔یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کی تعداد بڑھائی جارہی ہے اور ٹرمپ کی جانب سے ایران کے خلاف ممکنہ عسکری کارروائی کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔یہ صورتحال گذشتہ ماہ کے آخر میں ایران بھر میں ہونے والے مظاہروں کے بعد پیدا ہوئی جن کے دوران ہزاروں مظاہرین ہلاک ہوئے۔

رفح گزرگاہ کھولے جانے کے اعلان کے بعد اسرائیل امداد کا داخلہ کم کرنے کیلئے کوشاں

یروشلم:۔اسرائیل کی جانب سے چند روز قبل غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع رفح سرحدی گزرگاہ کو افراد کی آمد و رفت کے لیے محدود طور پر کھولنے کے اعلان کے بعد، باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ تل ابیب اب واشنگٹن سے یہ مطالبہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ غزہ کی پٹی میں داخل ہونے والے ٹرکوں کی تعداد میں کمی کی جائے تاکہ حماس تنظیم کی آمدنی کو نقصان پہنچایا جاسکے۔ذرائع کے مطابق اسرائیلی جانب سے امریکیوں سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ غزہ میں داخل ہونے والے ٹرکوں کی یومیہ تعداد 600 سے کم کرکے 200 سے زائد نہ رکھی جائے، بلکہ یہ تعداد روزانہ 120 ٹرکوں سے تجاوز نہیں کرنی چاہیے، جبکہ ٹرکوں کے سامان کی مکمل جانچ پڑتال بھی کی جائے گی۔اس تناظر میں علاقوں میں حکومتی سرگرمیوں کے کوآرڈینیٹر یونٹ کے ایک سینئر اسرائیلی اہل کار نے کہا کہ اسرائیل کو اس بات پر اصرار کرنا چاہیے کہ رفح راہ داری کو نہ آج اور نہ مستقبل میں سامان کی ترسیل کے لیے کھولا جائے، خواہ اس کے لیے مختلف فریقوں کے ساتھ تصادم کی نوبت ہی کیوں نہ آجائے۔مزید برآں اسرائیلی ذرائع نے غزہ کی پٹی پر حماس تنظیم کے مسلسل کنٹرول کے حوالے سے خبردار کیا ہے۔یہ بات جمعرات کو عبرانی اخبار معاریف نے اپنی رپورٹ میں بتائی۔اسرائیل میں کیے گئے حسابات کے مطابق ہر ٹرک کی مالیت کا تخمینہ تقریباً پانچ لاکھ شیکل لگایا گیا ہے، جس پر حماس تنظیم 15 فی صد ٹیکس وصول کرتی ہے، جو فی ٹرک 75 ہزار شیکل بنتا ہے۔ان حسابات کے تحت حماس تنظیم یومیہ تقریباً 4.5 کروڑ شیکل صرف ٹرکوں کے داخلے کی مد میں حاصل کررہی ہے۔اسرائیلی حکام کے تخمینوں کے مطابق، غزہ میں اس وقت نقدی کی شدید کمی ہے، تاہم وہاں کی مارکیٹ کی ضروریات نے حال ہی میں تخلیقی حل نکالے ہیں، جن میں رقوم کی منتقلی کے لیے موبائل ایپلی کیشنز کا استعمال اور بینکنگ سسٹم و منی ایکسچینجرز کے درمیان حسابات کی کلیئرنگ شامل ہے۔جہاں تک راہ داری کھولنے کا تعلق ہے، تو یہ معاملہ پہلے ہی طے پاچکا ہے کہ اسرائیل نے تین شرائط کے تحت رہائشیوں کی آمد و رفت کی اجازت دینے پر اتفاق کیا ہے۔غزہ کے رہائشیوں کے باہر نکلنے کے لیے اسرائیل، مصر اور راہ داری کا انتظام سنبھالنے والے بین الاقوامی ادارے کی سہ فریقی منظوری درکار ہوگی۔مصری حکام کو خدشہ ہے کہ راہ داری کا کھولنا غزہ کے باسیوں کو جبری طور پر بے دخل کرنے کی ایک اسرائیلی کوشش ہوسکتی ہے۔اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کے دفتر نے واضح کیا ہے کہ یہ فیصلہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے پیش کردہ منصوبے کے فریم ورک کے تحت کیا گیا ہے۔یہ اعلان سکیورٹی کابینہ کے اجلاس کے بعد سامنے آیا، جس کے ساتھ ہی اسرائیلی فوج نے 7 اکتوبر 2023 کو ہلاک ہونے والے فوجی ران غفیلی کی باقیات کی واپسی کا بھی اعلان کیا۔اس سے قبل غزہ کے انتظام کے لیے قومی کمیٹی کے سربراہ علی شعث نے بھی رفح راہ داری کے جلد کھلنے کا اشارہ دیا تھا۔یاد رہے کہ مئی 2024 میں اسرائیل کے قبضے کے بعد سے یہ راہ داری شہریوں کے لیے بند ہے، جو غزہ کے باسیوں کے لیے بیرونی دنیا کا واحد زمینی راستہ ہے۔

سعودی وزارت داخلہ کا لبنان کے ساتھ سکیورٹی تعاون

ریاض:۔سعودی وزارتِ داخلہ کے سکیورٹی ترجمان بریگیڈیئر طلال بن شلہوب نے بتایا ہے کہ سعودی

عرب کو منشیات اسمگلنگ کے ذریعے نشانہ بنانے والی مجرمانہ سرگرمیوں کے خلاف کی جانے والی پیشگی سکیورٹی نگرانی کے نتیجے میں سعودی وزارتِ داخلہ اور لبنان کے متعلقہ اداروں کے درمیان غیر معمولی نوعیت کا تعاون قائم ہوا۔اس کے نتیجے میں لبنان کے اندر منشیات تیار کرنے کا ایک مکمل کارخانہ پکڑا گیا۔سعودی عرب کی جانب سے اس پورے عمل کی نمائندگی جنرل ڈائریکٹوریٹ آف نارکوٹکس کنٹرول نے کی۔بریگیڈیئر طلال بن شلہوب نے وضاحت کی کہ سعودی اداروں کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر لبنانی متعلقہ حکام اس مقام پر چھاپہ مارنے میں کامیاب ہوئے، جہاں سے منشیات برآمد کی گئیں۔ان منشیات میں ایمفیٹامین اور میتھ ایمفیٹامین (شابو) شامل تھیں۔اس کے علاوہ 870 طبی گولیاں جو نگرانی کے ضابطے کے تحت آتی ہیں، 4.6 کلوگرام حشیش، منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والا ابتدائی خام مواد اور آتشی اسلحہ بھی برآمد کیا گیا جو اس مقام پر موجود افراد کے قبضے میں تھا۔

غزہ میں نسل پرستانہ جارحیت کی نفسیاتی صدمے کی گہرائی چار نسلوں تک پہنچ سکتی ہیں: ماہر نفسیات

غزہ:۔فلسطینی ماہرہ نفسیات سماح جبر نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں منظم بھوک ہڑتال اور نسل کشی کی پالیسیاں صرف فوری نقصان نہیں پہنچاتیں، بلکہ یہ گہری نفسیاتی صدمات پیدا

کرتی ہیں جو نسلوں تک اثرانداز ہوسکتی ہیں۔سماح جبر نے انادولو ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھوک اور قتل وغارت کے نفسیاتی اثرات صرف جنگ کے خاتمے پر ختم نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے سماجی و نفسیاتی اثرات تین یا چار نسلوں تک فلسطینی عوام کی اجتماعی یادداشت میں ایک گہرا زخم چھوڑ دیں گے۔انہوں نے وضاحت کی کہ غزہ کے باشندے برسوں سے دائمی غذائی قلت کا شکار ہیں اور جبری بھوک صرف جنگ کا اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم حکمت عملی ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی اجتماعی ارادے کو توڑنا ہے۔جبر نے کہا کہ غزہ میں نفسیاتی صدمے کی وجوہات کو الگ کرنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے کیونکہ بھوک، تباہی، بے گھر ہونا، بمباری اور پیاروں کے نقصان کے عوامل ایک دوسرے میں گندھے ہوئے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ المیہ صرف بھوک تک محدود نہیں، بلکہ طویل مدتی شدید نفسیاتی دباؤ کے اثرات بھی شامل ہیں، جیسے جبری علیحدگی، کئی دہائیوں سے آزادی حرکت کا فقدان، اور دو سال سے زیادہ عرصے تک مسلسل بمباری کا سامنا، جس سے فلسطینیوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ وہ عالمی توجہ سے باہر ہیں اور اپنی تقدیر کے حوالے کر دیے گئے ہیں۔غزہ میں اس نفسیاتی بحران کو نوآبادیاتی صدمے کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے، جو روزمرہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتا ہے۔سماح جبر نے کہا کہ دنیا بھر میں بڑے قحط کے مطالعے (جیسے چین اور آئرلینڈ) سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوک کا نفسیاتی اثر صرف موجودہ نسل تک محدود نہیں، بلکہ یہ آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہوتا ہے، جو زیادہ نفسیاتی مسائل کا شکار اور سماجی و پیشہ ورانہ زندگی میں زیادہ مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔جبر نے وضاحت کی کہ غزہ طویل محاصرے کے باوجود جنگ سے پہلے نفسیاتی صحت کے لیے کچھ اقدامات اور ادارے رکھتا تھا، لیکن سنہ 2023ء کے اکتوبر سے شروع ہونے والی نسل کشی کی جنگ کے ابتدائی ہفتوں میں یہ نازک نظام مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔انہوں نے اپنے ساتھی ماہر نفسیات محمد سعید کحلوت کا پیغام بھی شیئر کیا، جنہوں نے بتایا کہ وہ بچوں کو کھانا دینے کے لیے اپنی خوراک کو کم سے کم کردیتے ہیں اور بھوک نے انہیں کام کرنے اور مریضوں کو سننے کی صلاحیت سے محروم کردیا ہے۔جبر نے کہا کہ جب معالج خود بھوکا ہو تو بھوک نہ صرف جسم کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ اس کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور نفسیاتی و جسمانی توازن کو بھی متاثر کرتی ہے۔اگرچہ سیز فائر کی بات کی جارہی ہے، جبر کہتی ہیں کہ انسانی مشکلات ختم نہیں ہوئیں؛ کیونکہ غذائی قلت اور طبی سہولیات کی کمی اب بھی جانیں لے رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ لوگ ابھی بھی ایسی بیماریوں سے مر رہے ہیں جن کا علاج نہیں ہوا، انفیکشنز، دائمی بیماریاں جیسے ذیابیطس، اور گردوں کی صفائی کی ضرورت۔سردی المیہ کو بڑھا رہی ہے اور لوگ شدید غذائی قلت میں رہتے ہوئے سردی کا سامنا کررہے ہیں۔سماح جبر نے اپنے سائنسی تجزیے میں 1944-1945ء کے مینیسوٹا بھوک تجربے کا حوالہ دیا، جس نے طویل مدتی بھوک کے اثرات کا مطالعہ کیا اور شدید نفسیاتی و سماجی رویوں کی بگڑتی حالت، حوصلے کا ختم ہونا، جارحیت اور ڈپریشن میں اضافہ ظاہر کیا۔جبر نے اپنے بیان کا اختتام کرتے ہوئے کہا کہ بھوک صرف جسم کو نہیں بلکہ تاریخی یادداشت پر بھی اثر ڈالتی ہے۔جب بچے جانتے ہیں کہ ان کے والدین اور دادا دادی بھوک سے متاثر ہوئے، تو ان کا کھانے، پیسے اور تحفظ کے ساتھ تعلق بدل جاتا ہے اور یہ عدم یقینی کا احساس نسلوں تک منتقل ہوتا ہے اور تربیت اور مستقبل کے نظریات پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

اسرائیل سے تعلقات معطل، غزہ میں وسیع امداد کی راہ ہموار کی جائے: یواین مندوب

جنیوا:۔اقوام متحدہ کی مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے متعلق خصوصی مندوب فرانسسکا البانیز نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کے پاس ایسا کوئی قانونی اختیار موجود نہیں جس کی بنیاد پر وہ انسانی تنظیموں اور امدادی کارکنوں کو غزہ کی پٹی اور دیگر مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں داخلے سے روک سکے۔فرانسسکا البانیز نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں دنیا کے ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات اس وقت تک معطل کردیں جب تک وہ بین الاقوامی قانون کی پابندی نہیں کرتا۔ان کا کہنا تھا کہ یہی قدم حقیقی امن کے قیام کا نقطہ آغاز بن سکتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کو غزہ اور دیگر مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی امدادی کارکنوں کے داخلے سے روکنے کا کوئی قانونی جواز حاصل نہیں۔قبضہ بذات خود غیر قانونی ہے اور اسے مکمل طور پر اور غیر مشروط طور پر ختم ہونا چاہیے جیسا کہ سنہ 2024ء میں عالمی عدالت انصاف نے واضح طور پر قرار دیا۔انہوں نے زور دیا کہ ممالک کو قابض اسرائیل سے تعلقات اس وقت تک معطل رکھنے چاہئیں جب تک وہ بین الاقوامی قانون کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔اقوام متحدہ کی اس عہدیدار نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل نے غزہ میں اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور اوچا کی ترجمان اولگا چیریویکو کا ویزا تجدید نہیں کیا جس کے باعث انہیں محصور غزہ پٹی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔فرانسسکا البانیز نے کہا کہ یہ اقدام اقوام متحدہ اور بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں سے وابستہ امدادی کارکنوں کے خلاف دباؤ اور رکاوٹوں کے ایک مسلسل اور منظم سلسلے کا حصہ ہے خصوصاً ان افراد کے خلاف جو زمینی حقائق کو صاف گوئی سے دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسانی میدان میں کام کرنے والے افراد پر یہ اخلاقی اور قانونی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جب بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہو تو وہ اس پر گواہی دیں۔یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب نو یورپی ممالک کے ساتھ کینیڈا اور جاپان نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کراسنگ پوائنٹس کھولے اور غزہ پٹی میں انسانی امداد کی ترسیل پر عائد تمام پابندیاں ختم کرے۔ان ممالک کے مشترکہ بیان میں قابض اسرائیل کی حکومت سے کہا گیا کہ وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق غزہ اور مغربی کنارے کے تمام علاقوں میں انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کو یقینی بنائے۔بیان میں اس بات کا بھی حوالہ دیا گیا کہ قابض اسرائیل نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پیش کردہ بیس نکاتی منصوبہ بندی سے اتفاق کیا تھا جس کے تحت امداد اقوام متحدہ اور ریڈ کراس کی نگرانی میں اور بغیر کسی مداخلت کے داخل اور تقسیم کی جانی تھی۔مشترکہ بیان میں اس امر کی تصدیق کی گئی کہ غزہ پٹی میں انسانی حالات بدستور نہایت سنگین ہیں اور موجودہ امدادی سامان آبادی کی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے۔بیان میں قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کو غزہ میں کام کرنے کے قابل بنائے۔مزید برآں ان ممالک نے تمام کراسنگ پوائنٹس کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا جن میں رفح کراسنگ کو دونوں سمتوں میں کھولنے کے اعلانات بھی شامل ہیں اور انسانی امدادی سامان کی درآمد پر عائد تمام پابندیاں اٹھانے پر زور دیا گیا جن میں دوہری استعمال کی درجہ بندی والی اشیا بھی شامل ہیں جو انسانی امداد اور ابتدائی بحالی کے لیے ناگزیر سمجھی جاتی ہیں۔مئی سنہ 2024ء سے قابض اسرائیل رفح کراسنگ کے فلسطینی حصے پر قابض ہے۔یہ قبضہ اس نسل کش جنگ کے تناظر میں ہے جو اس نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پٹی کے خلاف شروع کی اور جو دو برس سے زائد عرصے تک جاری رہی۔اسرائیل 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ سیز فائر معاہدے کی بھی مسلسل خلاف ورزی کررہا ہے جس کے نتیجے میں غزہ کی وزارت صحت کے مطابق پانچ سو سے زائد فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ متفقہ مقدار میں خوراک، ادویات، طبی سامان اور رہائشی ضروریات کی اشیا کے داخلے کو بھی روکا جارہا ہے۔

INQALAB NEWS
"آپ سب سے درخواست ہے کہ انقلاب نیوز چینل کو سبسکرائب کریں اور تازہ ترین خبریں، معلومات اور دلچسپ مواد سے جڑے رہیں۔ آپ کے سپورٹ سے ہم اور بہتر خدمات فراہم کر سکیں گے۔"
inqalabnews

Urgently Required
Sales Girls, Sales Boys
Billing & Supervisor
Harish Handloom
Gandhi Bazaar main Road,
Opp Jamia Masjid, Shimoga
9036717200

بھدراوتی میونسپل کارپوریشن میں پانچ نئے کاؤنسلر نامزد؛ عبدالرحمان کو ملا دوسری مرتبہ عہدہ

بھدراوتی: بھدراوتی حلقہ کے رکن اسمبلی بی کے سنگمیشور کے احکامات کے تحت بھدراوتی میونسپل کارپوریشن میں پانچ نئے کاؤنسلرس کو نامزد کر کے انہیں عہدوں کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔اس موقع پر میونسپل کارپوریشن کے صدر، نائب صدر، ذیلی کمیٹی کے صدر، کارپوریشن کے کمشنر، منتخب ارکان کے ساتھ

ساتھ بڑی تعداد میں کارکنان، حامیوں اور مقامی معزز شخصیات نے شرکت کی۔تقریب کے دوران رہنماؤں نے کہا کہ عوام سے کیے گئے وعدے کے مطابق مختلف طبقات کے سینئر اور نوجوان افراد کو نمائندگی دیتے ہوئے انہیں صدر، نائب صدر اور سائی کمیٹی کے عہدوں پر نامزد کیا گیا ہے۔نومنتخب کاؤنسلرس میں سید عبدالرحمان عرف دلدار، منجوناتھ ین، یم جی رام چندر، واگیش یس، ولسن اے ہیں۔غور طلب بات ہے کہ سید عبدالرحمان دلدار دوسری مرتبہ نامزد کاؤنسلر ہوئے ہیں۔اس موقع پر رکن اسمبلی نے امید ظاہر کی کہ نئی ٹیم شہر کی ترقی اور عوامی مسائل کے حل کے لیے مؤثر انداز میں کام کرے گی۔

گھریلو گیس سلنڈر کا کمرشیل مقصد کے لئے استعمال، شیموگہ کے وِدھاتری کیفے پر چھاپہ

شیموگہ: شہر میں گیس سپلائی میں رکاوٹ کے درمیان نہرو اسٹیڈیم کے قریب واقع معروف وِدھاتری کیفے میں گھریلو ایل پی جی سلنڈروں کے تجارتی استعمال کا معاملہ سامنے آیا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ خوراک کے افسران نے چھاپہ مار کر تین گھریلو سلنڈر ضبط کر لیے ہیں۔اطلاعات کے مطابق محکمہ خوراک کے افسران نے وِدھاتری کیفے میں معائنہ کیا تو وہاں تجارتی استعمال کے لیے گھریلو گیس سلنڈر استعمال کیے جا رہے تھے۔حکام نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ان سلنڈروں کو ضبط کرلیا۔افسران کے مطابق ضروری اشیاء ایکٹ اور ایل پی جی ایکٹ 2000 کے تحت یہ کارروائی کی گئی ہے۔ضبط کیے گئے تین سلنڈروں کو معطل کرتے ہوئے متعلقہ گیس کمپنی کے حوالے کر دیا گیا ہے اور آئندہ قانونی کارروائی کے لیے سفارش بھی کی گئی ہے۔اس کارروائی میں فوڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لکشمی، فوڈ انسپکٹر راجپا اور منوج راؤ شریک تھے۔حکام کا کہنا ہے کہ ان دنوں گیس کی سپلائی میں خلل پیدا ہو رہا ہے اور کمرشل سلنڈروں کی کمی کے باعث بعض مقامات پر گھریلو سلنڈروں کو تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، جو قانون کے تحت جرم ہے۔ایسے معاملات کی اطلاع ملنے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

موبائل میں بچوں کی فحش ویڈیوز رکھنے پر جیل کی سزا یقینی: ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

بنگلور: کرناٹک ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں واضح کیا ہے کہ موبائل فون میں بچوں کی فحش تصاویر یا ویڈیوز محفوظ رکھنا صرف ذاتی معاملہ نہیں بلکہ پوکسو ایکٹ اور آئی ٹی ایکٹ کے تحت ایک سنگین جرم ہے۔عدالت کے اس فیصلے کو بچوں کے تحفظ سے متعلق قوانین کو مزید سخت بنانے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔یہ معاملہ کیرالہ کے تریشور سے تعلق رکھنے والے بیجوئے نامی شخص کی درخواست سے سامنے آیا تھا۔اس شخص نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ اس کے خلاف درج ایف آئی آر کو منسوخ کیا جائے کیونکہ اس کے موبائل میں موجود بچوں کی فحش ویڈیوز اس نے کسی کے ساتھ شیئر نہیں کی تھیں بلکہ صرف محفوظ کر کے رکھی تھیں۔تاہم جسٹس ایم ناگا پرسنّا کی بنچ نے اس دلیل کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔عدالت نے واضح کیا کہ بچوں سے متعلق فحش مواد کو موبائل یا کسی بھی ڈیجیٹل شکل میں محفوظ رکھنا بھی قانون کے تحت قابل سزا جرم ہے۔ہائی کورٹ نے کہا کہ پوکسو ایکٹ 2012 کی دفعہ 15 اور آئی ٹی ایکٹ کی دفعہ 67 (بی) کے مطابق صرف فحش مواد کو پھیلانا ہی نہیں بلکہ اس طرح کی تصاویر یا ویڈیوز کو ڈیجیٹل طور پر محفوظ رکھنا بھی جرم کے زمرے میں آتا ہے۔عدالت نے اس معاملے میں سپریم کورٹ کے سابقہ فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بچوں کے حقوق اور ان کے تحفظ کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی جا سکتی۔یہ فیصلہ بچوں کے خلاف ہونے والے جرائم کے خلاف سخت پیغام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

میگان اسپتال میں 25 بچوں کی کامیاب کوکلیئر امپلانٹ سرجری

شیموگہ: شیموگہ کے میگّن ضلع اسپتال میں شروَن سنجیونی کوکلیئر امپلانٹ اسکیم کے تحت 25 بچوں کی کوکلیئر امپلانٹ سرجری کامیابی کے ساتھ انجام دی گئی ہے۔اس بات کی اطلاع ای این ٹی شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر شری دھر نے ایک پریس کانفرنس میں دی۔انہوں نے بتایا کہ اس منصوبے کے تحت میگّن ضلع اسپتال میں یکم مارچ 2023 کو پہلی کوکلیئر امپلانٹ سرجری کی گئی تھی۔گزشتہ دو برسوں کے دوران اسپتال میں اب تک مجموعی طور پر 25 بچوں کی کامیاب سرجری کی جا چکی ہے۔ڈاکٹر شری دھر کے مطابق اس منصوبے کا بنیادی مقصد شدید یا انتہائی شدید سماعت کی کمی کا جلد پتہ لگانا، مناسب طریقے سے مریض کا انتخاب کرنا اور ابتدائی طور پر ہیرنگ ایڈ کے ذریعے ٹرائل تھراپی فراہم کرنا ہے۔اگر ضرورت ہو تو بعد میں کوکلیئر امپلانٹ سرجری کی جاتی ہے اور سرجری کے بعد دو سال تک بحالی کی خدمات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں ٹیونگر کی رہائشی چار سالہ بچی دانیہ فاطمہ اور چھ سالہ

بچی شاروَاریا کی کوکلیئر امپلانٹ سرجری کی گئی ہے۔ان دونوں بچوں کو دونوں کانوں سے سنائی نہیں دیتا تھا۔عام طور پر ایک کان کی اس سرجری پر تقریباً 12 سے 15 لاکھ روپے خرچ آتا ہے،لیکن اس اسکیم کے تحت یہ سہولت مکمل طور پر مفت فراہم کی جا رہی ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ اب تک جن 25 بچوں کی سرجری کی گئی ہے ان میں بیشتر بچے پیدائشی طور پر بہرے تھے۔حکومت کی جانب سے اے پی ایل اور بی پی ایل کارڈ رکھنے والے خاندانوں کے دو سال سے کم عمر بچوں کے لیے اس منصوبے کے تحت مالی مدد فراہم کی جاتی ہے اور آشا کارکنان ایسے بچوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ڈاکٹر شری دھر نے کہا کہ بہتر نتائج کے لیے ضروری ہے کہ بچے کو دو سال کی عمر کے اندر ہی سرجری کے لیے لایا جائے۔اگر بچہ دو سال سے زیادہ عمر کا ہو جائے تو پھر کمیٹی کی منظوری لینا ضروری ہوتا ہے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اگر کسی بچے کو پیدائش کے بعد سماعت کا مسئلہ ہو تو فوری طور پر طبی جانچ کروائیں تاکہ ضرورت پڑنے پر اس مفت سہولت سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

شیموگہ میں صحافت کے طلبہ کے لیے خصوصی لیکچر، سینئر صحافی آر وَنڈی سرینواس مورتی کا خطاب

شیموگہ: سینئر صحافی آر وَنڈی سرینواس مورتی نے کہا کہ صحافت کے طلبہ کو مطالعہ کی عادت اپنانی چاہیے اور دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں اور حالات پر حساسیت کے ساتھ ردعمل ظاہر کرنا چاہیے۔وہ شیموگہ کے سہیا دری آرٹس کالج کے شعبۂ صحافت کی جانب سے صحافت کے طلبہ کے لیے منعقد کیے گئے خصوصی لیکچر پروگرام میں خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ جب سے صحافت ایک صنعت کی شکل اختیار کر چکی ہے تب سے اس شعبے میں نئے خیالات کے ساتھ ساتھ مختلف چیلنجز بھی سامنے آ رہے ہیں۔ایسے حالات میں صحافت کا مضمون منتخب کرنے والے طلبہ کو موجودہ حالات و واقعات سے باخبر رہنا چاہیے اور انگریزی سمیت مختلف روزناموں کو پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ساتھ ہی خبروں کو کس طرح تیار کیا جاتا ہے اس پر بھی توجہ دینی چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایک صحافی کو فنون، ادب، سیاست، سینما، تحریکات، تعلیم، تھیٹر، کھیل اور لوک ثقافت جیسے مختلف شعبوں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بھی کرنا چاہیے۔یہ سب کچھ انسانیت کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ایک صحافی کا دل ہی اس کی آنکھ ہونا چاہیے۔کالج کے پرنسپل ڈاکٹر پروفیسر سراج احمد نے کہا کہ کویمپو یونیورسٹی کا شعبۂ صحافت اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ہمارے کالج سے تعلیم حاصل کرنے والے کئی طلبہ آج مقامی اور ریاستی سطح کے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں

خدمات انجام دے رہے ہیں اور ریاست میں اپنی شناخت بنا رہے ہیں۔پروگرام کے آغاز میں کالج کے شعبۂ صحافت کے سربراہ ڈاکٹر مہادیو سوامی نے کہا کہ ہمارے کالج میں شعبۂ صحافت قائم ہوئے تقریباً 30 سال ہو چکے ہیں اور یہ شعبہ دن بہ دن مقبول ہو رہا ہے۔صحافت کا مضمون منتخب کرنے والے طلبہ میں سماج کے مسائل کو سمجھنے اور ان پر ردعمل دینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ایسے لیکچر پروگرام طلبہ کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنتے ہیں۔کویمپو یونیورسٹی بھی اس شعبے کی ترقی کے لیے تعاون کر رہی ہے۔اس موقع پر آئی کیو اے سی کے کنوینر ڈاکٹر منجوناتھ ایچ پی، پروفیسر ڈاکٹر ورنا ایم اور طلبہ سنجنا، سنچنا اور امبانی سمیت دیگر موجود تھے۔

گھریلو ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں، ہر ماہ ایک سلنڈر ملے گا: وزیر منیپا

بنگلورو:۔کرناٹک میں گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی کوئی کمی نہیں ہے اور ہر گھر کو اب ہر 25 دن کے بجائے ہر ماہ ایک سلنڈر ملے گا، وزیر خوراک کے ایچ منیاپا نے بدھ کو یقین دلایا۔یہ اعلان ریاستی اسمبلی میں وقفہ صفر کے دوران کانگریس ایم ایل اے ایچ ڈی رنگناتھ کے سوال کے بعد کیا گیا۔جواب دیتے ہوئے منیاپا نے سپلائی کی موجودہ صورتحال اور حکومتی اقدامات کا خاکہ پیش کیا۔منیپا نے کہا کہ وزیر اعلی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے میں نے صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے آئل کمپنی کے حکام کے ساتھ میٹنگ کی۔جاری جنگ کے دوران بھی گھریلو ایل پی جی سلنڈر دستیاب رہیں گے۔حکام نے کافی سٹاک کی تصدیق کی ہے۔تقریباً 20 سے 30 فیصد ایل پی جی کی پیداوار ملکی ہے، باقی درآمدی ہے۔دس ہندوستانی ٹینکر زراستے میں ہیں۔انہوں نے خبردار کیا کہ یہ بحران کا وقت ہے، اس لیے کسی کو بھی اضافی سلنڈر حاصل کرنے کے لیے اندراج نہیں کرنا چاہیے۔جو بھی غیر قانونی طور پر سلنڈر فروخت کرنے کی کوشش کرے گا اسے سخت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔مرکزی حکومت نے ایسی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے ESMA (ضروری سپلائی مانیٹرنگ ایکٹ) جاری کیا ہے۔وزیر نے مزید کہا کہ ہم صورتحال کا جائزہ لینے اور وزیر اعلی کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے ہفتہ وار جائزہ اجلاس منعقد کریں گے۔رہائشی گیس کا استعمال کفایت شعاری سے کریں، کوئی شدید قلت نہیں ہے، اور جنگ کے بعد سپلائی معمول پر آجائے گی۔تجارتی سپلائی سے خطاب کرتے ہوئے منیاپا نے کہا کہ اسپتالوں، اسکولوں، ہاسٹلوں اور دیگر ضروری خدمات کے لیے ایل پی جی کو ترجیح دی جائے گی۔ہوٹلوں، شادی ہالوں، اور کنونشن سینٹروں کو معمولی تکلیف ہوسکتی ہے، لیکن انہیں تعاون کرنا چاہیے۔اس سنگین قومی صورتحال کے دوران، سلنڈروں کو ذخیرہ کرنا ناقابل قبول ہے۔

ہبلی اور بیلگاوی کے ایئرپورٹ کو بین الاقوامی درجہ دینے کا مطالبہ

بنگلورو:۔کرناٹک کے انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کے وزیر ایم بی پاٹل نے مرکز کی طرف سے مدورائی ہوائی اڈے کو بین الاقوامی ہوائی اڈے کے طور پر اعلان کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا جبکہ کرناٹک کے ہبلی اور بیلگاوی ہوائی اڈوں کو اسی طرح کا درجہ نہ دینے پر اس اقدام کو امتیازی اور ناقابل قبول قرار دیا۔وزیر نے کہا کہ مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ تمل ناڈو کے آئندہ انتخابات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کیا ہے۔تاہم کرناٹک کے مطالبے کے تئیں اس کا لاتعلق رویہ قابل اعتراض ہے۔انہوں نے سوال کیا کہ نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت نے تمل ناڈو کے مدورائی ہوائی اڈے کو بین الاقوامی ہوائی اڈہ قرار دیا ہے لیکن کرناٹک کے ہبلی اور بیلگاوی ہوائی اڈوں کے بارے میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔یہ ایک امتیازی رویہ کی عکاسی کرتا ہے اور قابل قبول نہیں ہے۔یہ ان کے لیے مکھن اور ہمارے لیے چونا کیسے ہوسکتا ہے؟ کابینہ نے منگل کو مدورائی ہوائی اڈے کو بین الاقوامی ہوائی اڈہ قرار دینے کی تجویز کو منظوری دی۔مدورائی تمل ناڈو کا ایک ممتاز شہر ہے، اور مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ یہ فیصلہ اس شہر کے لوگوں کی امنگوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔پاٹل نے یاد دلایا کہ 24 جون 2025 کو مرکزی شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو کو ایک خط لکھا گیا تھا، جس میں درخواست کی گئی تھی کہ ہبلی اور بیلگاوی ہوائی اڈوں کو بین الاقوامی درجہ میں اپ گریڈ کیا جائے، کیونکہ اس سے شمالی کرناٹک کے علاقے کو بہت فائدہ ہوگا۔

مودی کے خلاف توہین آمیز نقل کا الزام، بی جے پی یووا مورچہ کی کارروائی کا مطالبہ

شیموگہ: کھانا پکانے والی گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف یوتھ کانگریس کی جانب سے کیے گئے احتجاج کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کی مبینہ توہین آمیز نقل کرنے کے معاملے پر بی جے پی یووا مورچہ نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔بدھ کے روز بی جے پی یووا مورچہ کے کارکنان نے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بی نکھیل سے ملاقات کر کے ایک تحریری شکایت پیش کی اور واقعہ کی مکمل جانچ کر کے قانونی کارروائی کرنے کی اپیل کی۔شکایت میں کہا گیا ہے کہ 10 مارچ کو شہر کے گوپی سرکل میں کچھ یوتھ کانگریس کارکنان نے گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔اس دوران وزیر اعظم نریندر مودی کی نقل اتار کر ایک طنزیہ مظاہرہ کیا گیا جو وزیر اعظم کے عہدے کی وقار کے خلاف اور توہین آمیز ہے۔اس عمل سے بی جے پی یووا مورچہ کے کارکنان میں شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے۔بی جے پی کارکنان نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ یہ واقعہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے ان کے علم میں آیا۔ان کے مطابق ملک کے وزیر اعظم کے عہدے کی توہین کرنے والی ایسی حرکتیں معاشرے میں نفرت اور بے چینی پیدا کر سکتی ہیں اور عوام کو اشتعال دلانے کا باعث بن سکتی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس طرح کی نچلی سطح کی سیاسی ثقافت کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ میں شامل افراد کی نشاندہی کر کے مکمل تحقیقات کی جائیں اور موجودہ قوانین کے تحت ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے مناسب قانونی کارروائی کی جائے۔کارکنان نے کہا کہ معاشرے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اس معاملے کو سنجیدگی سے لینا ضروری ہے۔اس موقع پر بی جے پی یووا مورچہ کے کارکنان نے ڈوڈا پیٹ پولیس اسٹیشن کا بھی دورہ کیا اور وہاں بھی اپنی شکایت جمع کروائی۔اس موقع پر بی جے پی یووا مورچہ کے ضلع صدر پرشانت کُکے، ضلع جنرل سکریٹری درشن آروی، ارون گُکھوے، شہر کے صدر راہل بیدرے اور دیہی صدر انیل لکنکوپا سمیت دیگر کارکنان موجود تھے۔

شیموگہ: نان ویج فوڈ کورٹ میں خاتون تاجر پر حملہ، جان سے مارنے کی دھمکی

شیموگہ: شہر کے سینپّا شیٹی سرکل کے قریب قائم نان ویج فوڈ کورٹ میں ایک خاتون تاجر اور اس کے دکان میں کام کرنے والے لڑکے پر حملہ کیے جانے اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا واقعہ پیش آیا ہے۔یہ واقعہ 3 اپریل 2026 کو رات تقریباً گیارہ بجے پیش آیا۔اطلاعات کے مطابق حملہ آوروں نے گرم نان ویج کھانوں کے برتنوں سے خاتون اور اس کے معاون پر حملہ کیا۔اس سلسلے میں ڈوڈا پیٹ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی ہے اور پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔شکایت کے مطابق یہ واقعہ کاروباری رقابت کے باعث پیش آیا۔پینشن محلہ کی رہائشی ایک خاتون گزشتہ 10 سے 12 سالوں سے یہاں اپنا کاروبار چلا رہی ہیں۔الزام ہے کہ ان کی دکان کے قریب موجود ایک اور تاجر نے ان کے کاروبار میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور اسی تنازع کے دوران حملہ کیا گیا۔خاتون تاجر نے بتایا کہ وہ معمول کے مطابق اپنا کاروبار کر رہی تھیں۔جب انہوں نے پڑوسی دکان دار سے پوچھا کہ ان کے کاروبار میں کیوں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے تو مبینہ طور پر ایک نوجوان نے ان کی دکان میں موجود نان ویج کے برتنوں سے ان پر حملہ کر دیا۔اس دوران دکان میں کام کرنے والے لڑکے کو بھی مارنے کی کوشش کی گئی۔شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پڑوسی دکان دار اکثر کاروبار میں رکاوٹ ڈالتے تھے اور دکان میں کام کرنے آنے والے لڑکوں کو بھی دھمکاتے تھے کہ وہ یہاں کام پر نہ آئیں۔اسی معاملے پر جھگڑا بڑھ گیا اور خاتون کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی۔واضح رہے کہ شیموگہ میں سڑک کنارے کاروبار کرنے والے تاجروں کے لیے ضلع انتظامیہ اور میونسپل کارپوریشن کی جانب سے یہ نان ویج فوڈ کورٹ قائم کیا گیا تھا، تاہم اس مقام پر اس طرح کا پرتشدد واقعہ پیش آنا تشویش کا باعث بنا ہے۔واقعہ کے وقت وہاں موجود گاہکوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔پولیس کے مطابق اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آئی ہے۔اس کی بنیاد پر بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) 2023 کی دفعہ 109(1)، 352، 118(1)، 74، 351(2) اور 3(5) کے تحت دوڈا پیٹ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔پولیس نے خبردار کیا ہے کہ گاہکوں کو پریشان کرنے یا اس طرح کے تشدد میں ملوث تاجروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔متاثرہ خاتون اس وقت خوف کے ماحول میں ہیں اور انہیں قانونی تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔

داونگیرے ساؤتھ اسمبلی حلقہ کے ضمنی الیکشن میں بی جے پی سے سماجی کارکن ڈاکٹر سی آر نصیر احمد نے کیا ٹکٹ کا مطالبہ

داونگیرے (الطاف رضوی):۔داونگیرے ساؤتھ اسمبلی حلقہ جہاں جملہ 2 لاکھ 33 ہزار ووٹ ہیں جن میں تقریبا 80 ہزار سے زائد مسلم، 30 ہزار لنگایت اور 1 لاکھ 20 ہزار پسماندہ طبقات کے ووٹ موجود ہیں، سماجی کارکن ڈاکٹر سی آر نصیر احمد سابق وزیر اعلی بی یس یڈیورپا، سابق وزیر اعلی بسوراج بمئی کے دورِ اقتدار میں ریاستی پلاننگ کمیشن ممبر رہے، سنڈیکیٹ بینک ڈائرکٹر رہتے ہوئے معاشرے کے ضرورت مند و مستحق لوگوں کی فلاح کے لئے بہترین خدمات انجام دئے۔تعلیمی اور سماجی میدان میں اُن کی خدمات کی نشاندہی کرتے ہوئے حکومت کرناٹک، یونیورسٹیوں، تعلیمی تنظیموں اور بہت سارے مٹھوں کی جانب سے اُنہیں اعزازات سے نوازہ گیا۔نصیر احمد ایک عرصہ تک کانگریس پارٹی سے منسلک رہے۔ملک و ریاست کے مختلف محکموں میں وہ رکن رہ کر بھی خدمات انجام دئے۔کچھ وجوہات کی بنیاد پر وہ کانگریس پارٹی کو چھوڑ کر بی جے پی میں شمولیت اختیار کرلی اور بہت کم عرصہ میں اُنہوں نے بی جے پی میں اپنا ایک مقام بنایا وہ اِس وقت بی جے پی کے ریاستی اقلیتی مورچہ کے نائب صدر ہیں۔داونگیرے ساؤتھ میں شامنور شیوشنکرپا کے انتقال سے خالی ساؤتھ اسمبلی حلقہ میں عنقریب ضمنی الیکشن ہونے والے ہیں اور نصیر احمد کی بی جے پی اعلیٰ قیادت خصوصاً مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے بھی پہچان اور اچھے تعلقات ہیں، عنقریب منعقد ہونے والے ضمنی الیکشن میں نصیر احمد نے بی جے پی سے ٹکٹ کی مانگ کی۔اردو اخباری نمائندے سے بات کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ حلقہ میں رائے دہندگان کی ایک کافی بڑی تعداد کانگریس پارٹی سے ناخوش ہے جس کی کئی ایک وجوہات ہیں مثلاً خاندانی سیاست مسلسل کامیابی کے بعد بھی حلقہ ترقی سے محروم کے علاوہ اور بھی بہت سارے مسائل ہیں۔اگر بی جے پی سے مجھے موقع دیا جاتا ہے تو کامیابی یقینی ہوگی، نصیر احمد نے مطالبہ کیا کہ اس مرتبہ منعقد ہونے والے ضمنی الیکشن میں بی جے پی میرے نام پر غور کرے اور اُمید ہے اس مرتبہ ضمنی الیکشن میں پارٹی مجھے ٹکٹ دے گی ایساء ہوا تو داونگیرے ساؤتھ میں بی جے پی اپنی دیرینہ کوشش میں یقینا کامیاب ہوگی، اخباری نمائندے کی جانب سے کئے گئے سوال پر کہ آیا اگر کانگریس پارٹی داونگیرے ساؤتھ سے کسی مسلمان کو اپنا اُمیدوار بناتی ہے تو اُس وقت آپ کیا کریں گے تو موصوف نے کہا کہ ملک و ریاست میں مسلم طبقہ نے ہمیشہ کانگریس پارٹی کا ساتھ دیا ہے، مسلم طبقہ کانگریس کے لئے ریڑھ مانا جاتا ہے۔اگر کانگریس پارٹی اس مرتبہ ضمنی الیکشن میں داونگیرے ساؤتھ سے کسی مسلمان بالخصوص رکن قانون ساز کونسل کے عبدالجبار کو اپنا اُمیدوار بناتی ہے تو بی جے پی سے الیکشن میں حصہ لینے کے تعلق سے ازسرِ نو غور کیا جائے گا۔